جنوری نمبر ۹۰۸

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اشاعت اسلام

اُردو ترجمہ

اِسلامک ریویو انگریزی مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیرِ ادارت

خواجہ کمال الدین مبلغ اِسلام

درخواستہائے خریداری بنام منیجر اشاعت اسلام

عزیز منزل - لاہور

قیمت سالانہ للعہ
ممالک غیر کیلئے صہ

شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا
أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ
بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَ
لِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي
فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ
فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ
أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ
هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ
أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَ
عَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا
كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ
لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ
ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ
وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ

شمائل شریف بلا ترجمہ

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید
شمائل شریف کا نمونہ سامنے ملاحظہ فرمالیں۔ یہ
شمائل شریف ۲۹ × ۲۲ کے ۳۲ صفحہ پر ہے۔
کاغذ سفید ولایتی ہے۔ جو ۲۰۷ صفحات پر
مشتمل ہے۔ اور مجلد ہے۔ ہدیہ عمر مع محصولڈاک +

لمعات انوار محمدیہ

حضرت نبی کریم صلعم کے پاک حالات اور آپکے خلق کا
آئینہ حسن معاشرت کا نمونہ علمی ادبی۔ اخلاقی و
اصلاحی مضامین کا دلنواز مجموعہ۔ آنحضرت صلعم کے
مختلف شعبہائے زندگی کا دلکش مرقع جنہیں زبردست
مشرقی و مغربی اہل قلم نے مضامین لکھے ہیں
بلا جلد ۶ر مجلد ۱۰ر

اسلام قیمت مجلد ۵ر

یعنی

ہمدردی بنی نوع انسان کا مذہب

مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی و اردو
تفصیل مضامین :۔ امن کا مذہب۔ اسلام کی امتیازی
خصوصیات۔ اسلام ایک تاریخی مذہب ہے۔ اسلام کے بنیادی
اصول۔ اسلام میں خدا کا تصور۔ الہام الٰہی۔ حیات
ثانیہ۔ کیفیت بعد از موت۔ فرشتوں پر ایمان
ایمان کا اصل اصول۔ نماز۔ روزہ۔ حج۔ حقوق العباد
اخوت اسلامی۔ سخاوت ۰

تفسیر سورۃ فاتحہ قیمت ۴ر

مصنفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب مترجم ترجمۃ القرآن انگریزی
سورۃ فاتحہ کی نہایت ہی دلچسپ تفسیر۔ ہر ایک مسلم
کے گھر اسکی ایک کاپی ہونی از بس ضروری ہے ۰

سیرت نبوی

آنحضرت صلعم کی زندگی کا مختصر
خاکہ۔ آپ کے اخلاق
فاضلہ کی سچی تصویر۔ قیمت مجلد ۵ر

تصاویر نماز عید مسجد ووکنگ (انگلستان)

قیمت فی درجن ۱۰ر

تصاویر نومسلمانان یورپ

قیمت فی درجن ۱۰ر۔ چار درجن مجلد قیمت ۳ر

قرآن اور جنگ

قیمت ۱۴ر
مصنفہ [illegible] شیخ محمد [illegible]

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ قرآن کریم وہ شاندار
صحیفہ ہے جس میں صرف حالات جنگ
[illegible] سب حال [illegible] ہے۔ بلکہ
[illegible] ضروریات کا علاج موجود ہے ۰ قیمت ۱۴ر

لندن میں جلسہ مولود النبی صلعم

اس کتاب میں اس جلسہ کی روئداد ہے جو سسل ہوٹل میں
[illegible] آنحضرت صلعم کی مقدس تقریب ولادت
پر ہوا۔ جس میں فاضل نومسلم مسٹر محمد مارمیڈیوک پکتھال کی
زبردست تقریر آنحضرت صلعم کے خلق عظیم پر ہے۔ جو قابل
رشک ہے ۰

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ

تفصیل مضامین :۔ دنیا کے مشہور
شہدائے ثلاثہ سقراط
مسیح حسین۔ دنیا پر شہادت کا اثر۔ قیمت ۷ر

فہرست مضامین رسالہ اشاعت اسلام لاہور

جلد (۱۱) بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ماہ ربیع الثانی و جمادی الاول ۱۳۴۴ھ نمبر ۱۱ و ۱۲

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱	شذرات	از مترجم	۴۹۰
	لندن میں مولود نبی	"	"
	تقریر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	"	۴۹۲
	ماہ اسلام کی ضیا پاشی	"	۴۹۳
	قبولیت اسلام	"	۴۹۵
۲	دنیا کی حالت آنحضرت صلعم سے پہلے	"	۴۹۷
۳	ہر ہائنس علیا حضرت بیگم صاحبہ والیہ بھوپال اور آپ کی جانشینی کا سوال	از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام	۵۰۵
۴	حضرت رسالت مآب نبی کریم صلعم کی قلمی شبیہ (حلیہ مبارک	"	۵۱۸
۵	محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک نئی تصویر۔ جو مسیحی رنگوں سے بنائی گئی ہے	"	۵۲۱
۶	اخلاق و عادات نبوی	"	۵۲۶
	آنحضرت صلعم دسترخوان پر	"	"
	خوش گفتاری	"	۵۲۹
	سخاوت	"	"
	عفو و درگذر	"	۵۳۲
۷	گوشوارہ آمد و خرچ دفتر مسلم مشن ووکنگ (انگلستان) بابت سنہ ۱۹۲۳ء تا " از مئی سنہ ۱۹۲۵ء لغایت جولائی سنہ ۱۹۲۵ء	از سیکرٹری مسلم مشن ووکنگ	۵۳۷
۸	گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم دفتر ہندوستان بابت ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء	"	۵۴۳
۹	فنڈ امداد بغرض اشاعت ادبیات اسلامیہ بلاد الغربیہ	"	۵۴۹
	گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم مشن دفتر ہندوستان بابت ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء	"	۵۵۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد (۱۱) بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۵ء نمبر ۱۱ و ۱۲

شذرات

اس ماہ کے رسالہ کو جناب مسٹر سی۔ وحید ونٹل صاحب کے فوٹو سے زینت دیجاتی ہے۔ جو اسلام قبول فرما چکے ہیں۔ اور اس کے علاوہ پانچ اور احباب و خواتین مشرف بہ اسلام ہوئے۔ جن کا تذکرہ اس رسالہ میں کسی دوسری جگہ قبولیت اسلام کے عنوان کے نیچے درج ہے +

لندن میں مولود نبی لندن کے فیشن ایبل کوچے بونڈ سٹریٹ میں میلاد شریف بہ سرپرستی برٹش مسلم سوسائٹی ہوا۔ سرکار علیہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال اور ان کے عملے کے ماسوا اعلےٰ طبقے کے لوگ شریک تھے۔ افغان۔ مصری ایرانی سفارت کے اراکین بھی شریک تھے۔ نو وارد مسلم ہند یونین شیخ اصغر علی صاحب کمشنر۔ میاں رحیم بخش صاحب ڈسٹرکٹ جج۔ چودھری محمد دین صاحب افیسر کالونی سردار فرید خان صاحب رئیس خانیوال بھی شامل میلاد شریف ہوئے۔ حاضرین کی تعداد تین صد کے لگ بھگ تھی۔ سات بجے شام سے چلکر یہ جلسہ ساڑھے دس بجے رات تک چلتا رہا +

میلاد شریف کی مجلس تو جہاں بھی ہو بابرکت ہوتی ہے لیکن مغرب میں یہ جلسہ تبلیغ اسلام

کا بھی کام کرتا ہے آنحضرتؐ کی زندگی کا کوئی نہ کوئی حصہ پیش ہوتا ہے۔ اور وہ غیر مسلموں کی واقفیت کا موجب ہو جاتا ہے یہ بات اس جلسہ میں خاص طور سے نظر آئی حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی تقریر نے جلسہ کا رنگ بدل دیا۔ تقریر کے بعد بیسیوں آدمی اُن کے پاس آئے جو نہ صرف اسلئے شکر گذار تھے کہ وہ نئے معلومات سے بہرہ ور ہوئے بلکہ اسلئے بھی کہ جو کچھ آج تک انہوں نے پادریوں سے شارع اسلام کے متعلق سُنا ہُوا تھا وہ غلط نکلا +

لارڈ ہیڈلے بالقابہ صدر جلسہ تھے جلسہ کا افتتاح قرآن کریم سے ہُوا جناب عبد الحلیم صاحب مصری نے سورۂ نور کی چند مشہور آیتیں پڑھیں جن کا ترجمہ مسٹر حبیب اللہ لوگرو سکرٹری برٹش مسلم ایسوسی ایشن نے کیا۔ اسکے بعد پریذیڈنٹ نے اس مبارک جلسہ کی اہمیت کے متعلق چند الفاظ کہہ کر جناب قادر داد خان صاحب مبلغ ووکنگ مشن کو فارسی نعت شریف پڑھنے کیلئے بلایا۔ چنانچہ انہوں نے ایک فارسی نعت پڑھی۔ ہندوستانی ایرانی حاضرین کے سر تو جھوم ہی رہے تھے لیکن نعت کے خوش الحان لہجہ نے انگریزی حاضرین پر بھی اثر کیا۔ اس کے بعد سید عبد الحی صاحب عرب بلائے گئے۔ انکے ساتھ ایک مختصر ذیل کے احباب کی جماعت تھی۔ سید نور شاہ صاحب۔ خواجہ محمود صاحب۔ خانصاحب عبد الخالق خان خواجہ احمد صاحب۔ شیخ صدیق فاروق صاحب۔ مولوی عبد المجید صاحب۔ شیخ افتخار رسول صاحب عرب صاحب نے سعدی علیہ الرحمۃ کی مشہور رباعی بہ لہجہ سلام پڑھی یعنے

بلغ العلے بکمالہ ⁂ کشف الدجی بجمالہ ⁂ حسنت جمیع خصالہ + صلوا علیہ و آلہ

عرب صاحب تو ایک عربی نعت کے شعر جو اس بحر میں تھے ایک ایک کر کے پڑھتے اور ہر ایک شعر کے خاتمہ میں باقی کی جماعت اس رباعی کو دہراتی۔ یہ کیفیت کوئی پندرہ منٹ تک رہی۔ اور حاضرین مسلم غیر مسلم سب پر اپنی اپنی طرز میں گہرا اثر کر رہی تھی +

اسکے بعد مسٹر اعظم صاحب مہتمم سفارت مصری نے ایک مختصر سی تقریر میں جو چند منٹ کیلئے تھی آنحضرت صلعم کی سوانح بیان کئے جو خواجہ صاحب کی تقریر کی ایک قسم کی تمہید تھی۔ گویا جس ہستی اعظم کے خصائص کو خواجہ صاحب بیان کرنیوالے تھے اُن کا تعارف مسٹر اعظم نے حاضرین سے کرایا۔

مسٹر اعظم کے بعد قادر داد خان صاحب کو پھر بُلایا گیا۔ اور انھوں نے مولوی ظفر علیخان صاحب کی مشہور نعت " وہ شمع اُجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں " پڑھی۔ ہر وقفہ پر اللہ اکبر کے نعرے تھے۔ اور صلے علی محمدؐ کی آواز بھی آرہی تھی۔ اب خواجہ کمال الدین صاحب سٹیج پر آئے۔ انھوں نے اپنی معمولی دلفریب اور بلند آواز میں آنحضرت صلعم کی اس خصوصی تعلیم کو بیان کرنا شروع کیا جو آپ سے پہلے کسی نبی یا شارع یا ریفارمر نے نہ کی تھی۔ اور جس کا خاص اثر کل دنیا پر ہؤا۔ خواجہ صاحب نے قریباً بیس امور پیش کئے جو آنحضرت صلعم کی ذات پاک کے ذریعے دنیا میں آئے۔ خواجہ صاحب کی ذاتی وجاہت اُن کا قد و قامت تقریر کی روانی اسکی معقولیت اور فصاحت سحر کا کام کر رہی تھی۔ مسلمانوں کے چہرے جوش محبت اور خوشی سے چمک رہے تھے۔ جو غیر مسلم تھے۔ وہ حیرت و استعجاب میں غرق تھے خصوصاً اُن نئے معلومات پر جن سے حضرت خواجہ صاحب کی تقریر مملو تھی۔ دراصل یہ تقریر اس کتاب کا ایک خلاصہ تھا۔ جو خواجہ صاحب کی اس وقت زیر قلم ہے یہی کتاب ہے جسکے متعلق خواجہ صاحب نے پادریوں کو بالمقابل چیلنج کیا۔ اس تقریر کے بعد حاضرین کی چائے۔ کافی۔ کیک۔ بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی گئی۔ ہر ایک چیز اعلےٰ پیمانہ پر تھی۔ عبدالمجید امام مسجد ووکنگ

تقریر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

آج ہم دنیا کی ایک اعلےٰ ترین ہستی کا یوم مولود منانے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اسکی شان میں خدا کی کتاب وما ارسلناك الا رحمۃ للعالمین فرماتی ہے کسی کی عظمت یا بزرگی جانچنے کے مختلف رستے ہیں لیکن اس جگہ میں دو باتیں ذکر کرونگا جو میرے نزدیک قطعی اور فیصلہ کن ہیں خصوصاً جب ہمیں کسی مصلح یا نبی کے متعلق کچھ کہنا ہو وہ امور یہ ہیں (اول) اسکی بعثت پر دنیا کی کیا حالت تھی کون سے امر اصلاح طلب تھے یا بہ الفاظ دیگر اس کے سامنے کیا کام تھا + (دوئم) اصلاح دنیا کیلئے وہ کونسی نئی تعلیم لایا +

محمدؐ صلعم کو ان دونوں پہلوؤں سے دیکھو تو تمہیں اُن کے وجود میں دنیا کا سب سے بڑا آدمی اور خدا کی رحمت کا مجسمہ نظر آئیگا۔ جو نبی بھی پیدا ہؤا وہ ایسے وقت پیدا ہؤا جب اسکی قوم میں ایک نہ ایک قسم کی بدی پھیلی ہوئی تھی لیکن نبی کریم جب آئے تو دنیا کے ہر گوشہ میں نیکی معدوم اور بدی غالب تھی۔ جناب موسیٰ کے دو بڑے کام تھے اسرائیلیوں کو قید فرعون سے چھڑانا اور انہیں ارض موعود تک پہنچانا۔

لیکن جس گھر میں یا جہاں جناب موسیٰ نے تربیت پائی وہاں علم و فضل۔ ہنر۔ دولت سب کچھ ہی تھا اسرائیلیوں پر ظلم ضرور ہوتا۔ لیکن مصری اس ظلم سے آزاد تھے۔ دوسری طرف مسیح رومی سلطنت کے ماتحت پیدا ہوئے جن کی تہذیب و تمدن آج کی تہذیب سے کم نہ تھی۔ رومی بیشک بت پرست تھے۔ لیکن جناب مسیح کی اپنی قوم خدا اور اسکے احکام سے ناواقف نہ تھی۔ مذہب بھی تھا شریعت بھی تھی۔ ہاں وہ لوگ قسی القلب تھے۔ لفظ پرست تھے۔ مُردہ رسمیات کو مذہب بنا بیٹھے تھے۔ لفظ پرستی کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔ منافق ریاکار کینہ ور تھے۔ جناب مسیح کے مواعظ اور اقوال کو دیکھ لو۔ انہیں بدیوں کا پتہ چلتا ہے۔ لیکن جب خمتمیت مآب دنیا میں آئے تو کُل کی کُل دنیا پر ایک کامل موت چھائی ہوئی تھی۔ مذہبی اخلاقی رُوحانی موت نے دنیا کو پکڑا ہوا تھا۔ جہالت کے ایمانی لامذہبیت کے سیاہ بادل کُل دنیا کے مطلع کو تاریک کر رہے تھے۔ ایمانیات اور عقاید صحیحہ نام کو نہ تھے بدعملی ہر طرف نظر آرہی تھی۔ یہودی مذہب۔ ہندو اور بُدھ مذہب سب کے سب اپنی تاثیر حسنہ گنوا چکے تھے بقول سر ولیم میور عیسائیت مرُدود و مسخ ہو چکی تھی۔ مسیح کی تعلیم کردہ باتیں تو مٹ چکی تھیں اور انکی جگہ پرانے کفر و الحاد کی باتیں عیسائی مذہب میں آگئی تھیں + باقی آئندہ

ماہِ اسلام کی ضیا پاشی

مہ نور مے فشاند و سگ بانگ مے زند

یہ مثل آج عیسائی پادریوں پر صادق آرہی ہے۔ اس وقت جنوبی افریقہ میں توسیع اسلام پر ایک شور اعظم وہاں برپا کیا جا رہا ہے۔ لوگوں کو اُکسایا جا رہا ہے۔ کہ افریقہ ہاتھ سے گیا۔ پچھلے ماہ ایک بڑی کانفرنس جنوبی افریقہ کے بڑے شہر ڈربن اور جوہنسبرگ میں ہوئی۔ چوٹی کے پادری وہاں جمع ہوئے۔ دشمن اسلام پادری ذویمر بھی وہاں پہنچا۔ ان پادریوں نے وہاں تسلیم کیا کہ خط استوا کے شمال میں جس قدر علاقہ تھا۔ اسمیں اسلام کے مقابل عیسائیت کو شکست فاش ہوئی اسلام وہاں بڑی ترقی کر رہا ہے۔ چنانچہ پانچ کروڑ کے قریب وہاں مسلمان ہو چکے ہیں۔ اور اب خط استوا کے جنوب میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ اس وقت وہاں کی تعداد نوّے لاکھ کے قریب ہو گئی ہے۔ اور سب سے غضب یہ ہو رہا ہے۔ کہ بعض یورپین لڑکیں بھی کیپ کالونی میں

مسلمان ہو رہی ہیں۔ بشپ ڈمارا لینڈ نے یہ تو تسلیم کیا۔ کہ مسلمان ہونے پر یہ لوگ شراب پینے سے بچ جاتے ہیں جسمانی طہارت ان میں پیدا ہو جاتی ہے۔ سچی اخوت کی رُوح اُن میں جوش مارتی ہے۔ لیکن یہ لوگ عیسائیت کے خلاف ہو جاتے ہیں اس امر کا فکر کرنا چاہئے۔ کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ اگر کسی مذہب کے قبول کرنے پر انسانوں میں جسمی طہارت ہی پیدا ہو جائے۔ وہ شراب کی لعنت سے بچ جائیں۔ اور اخوت حقیقی کے رشتہ میں منسلک ہو جائیں۔ تو پھر کونسی بات باقی ہے۔ جو اس دنیا کے تمدن کے لئے ضروری ہے لیکن جس بات نے ان لوگوں کو گھبرا رکھا ہے وہ کچھ اور ہے۔ اور وہ بشپ مینور کے منہ سے نکل آئی۔ آپ کہتے ہیں۔ کہ جس وقت کوئی شخص مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس کا عیسائی ہونا محالات سے ہو جاتا ہے اور اُن میں ایک رُوح پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کے باعث وہ سفید چمڑے کی قوم سے نفرت کرتے ہیں۔ اور اُن کی حکومت کو اچھا نہیں جانتے۔ اس لئے جتنی جلدی ہو انکو عیسائی بنالو۔ بشپ موصوف نے فارن مشن کی اصل غرض سرلستہ کو طشت از بام کر دیا۔ غیر قوموں کو مسیح بنانے کی غرض یہ تو نہیں کہ وہ حلقہ بگوش مسیح ہوں۔ بلکہ اصلی غرض تو یہ ہے کہ انہیں حلقہ بگوش اقوام یورپ کیا جائے۔ اگر اس خبیث گروہ کا کوئی تعلق مذہب سے ہوتا تو وہ خود اپنے گھر کا فکر پہلے کرتے جہاں لوگ عیسائیت سے دن بدن بیزار ہوتے جاتے ہیں۔ اور اس مذہب کو نفرت سے دیکھتے ہیں۔ یہ جو اپنے گھر سے نکل کر دوسرے ممالک کو عیسائی بنانے جاتے ہیں۔ اور ان مشنوں کے معاون وہ لوگ ہوں جو علے الاعلان دہریہ ہوتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ تو ایک پولیٹیکل کھیل ہے بہر حال جنوبی افریقہ کے مسلمان بھی جاگ اُٹھے ہیں تبلیغ اسلام کا سلسلہ بھی جاری ہے وہاں کی عمائد کی خط و کتابت بھی اس معاملہ میں مجھ سے جاری ہے۔ اور مناسب لٹریچر بھی یہاں سے بھیجا جا رہا ہے لیکن اس امر میں جو نہایت دلچسپ بات ہے۔ اور جس بات نے مجھے مندرجہ عنوان مصرعہ کیطرف متوجہ کیا وہ یہ ہے کہ افریقہ کے جس علاقہ میں عیسائیت پھیلانے کا خاص اہتمام ہو رہا ہے وہیں کا ایک اعلےٰ افسر یورپین دوکنگ میں حاضر ہو کر میرے ہاتھ مشرف بہ اسلام ہوتا ہے

برابر تین سال سے اس آفیسر کے ساتھ میری خط و کتابت تھی۔ جس کا آخری نتیجہ اس ہفتہ قبولیت اسلام ہوا۔ خدا کی شان ہے۔ کہ ماہ اسلام تو ضیا پاشی کر رہا ہے۔ اور یہ لوگ واویلا اور شور ڈال رہے ہیں۔ یہ تو خدا کے مذہب کی خوبی ہے۔ کہ یہ خود بخود اقوام دنیا کو اپنے میں جذب کر رہا ہے۔ والا جو ہماری کوششیں ہیں وہ ظاہر ہیں اگلی اتوار یہاں ایک عظیم الشان مجمع ہوگا۔ دو تین بڑی حیثیت کے خاندان مشرف بہ اسلام ہونیوالے ہیں اس تقریب پر بڑی حیثیت احباب تشریف لانیوالے ہیں انشاءاللہ آئندہ کی ڈاک میں اس مبارک جلسہ کی تفصیل دیجائیگی + °

مسجد ووکنگ
یکم ستمبر ۱۹۲۵ء

خواجہ کمال الدین مبلغ اسلام

قبولیت اسلام

گذشتہ ماہ مسجد ووکنگ میں ایک بڑی پر رونق تقریب ہوئی۔ چند معزز اور صاحب حیثیت احباب کی موجودگی میں کہ جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں، تین معزز انگریز خواتین اور دو صاحب دانش اور دماغ اشخاص نے قبول اسلام فرمایا۔ جنکے نام حسب ذیل ہیں :۔ ولکنسن کا نام عمر تجویز ہوا۔ واٹکنسن کا عثمان اور مسز ولکنسن کا نام فاطمہ۔ مس میریا کا نام مریم اور مس منچن کا نام حلیمہ پایا۔ یہ خبر مسلمان بھائیوں کی دلی خوشنودی کا باعث ہوگی۔ اور وہ یہ دعا کرینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مغرب کی قوموں میں سے اعلیٰ دل و دماغ کے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام کرلے۔ تاکہ دنیا میں حق اور صداقت پھیلے۔ اور اذا جاء نصر اللہ والفتح کا نقشہ پھر اسلامی دنیا دیکھے۔ آمین

اس بڑی مجلس میں سر محمد رفیق صاحب۔ سر عباس علی بیگ صاحب۔ جناب ولی محمد صاحب پرائیویٹ سکرٹری ریاست بھوپال۔ سید لیاقت علی صاحب چیف جج ریاست بھوپال۔ چودھری محمد دین صاحب سابق منسٹر بہاولپور۔ سردار محمد فرید خان صاحب رئیس خانیوال۔ سید الطاف حسین صاحب دیوان ریاست منگرول

ء۔ تفصیل ذیل میں درج ہے :۔

رونق افروز تھے +

تفصیل اخراجات

۱۲۷ پونڈ مشتہرہ صفحہ ۴۲۵ رسالہ ہذا نقشہ نمبر ۵ سائر مسلم مشن ووکنگ انگلستان آئٹم نمبر ۹ متفرق

عید الفطر مئی سنہ ۱۹۲۵ء

	پونڈ
خادمہ متعلق تقریب عید	۰-۵-۰
اخراجات خوراک مہمانان بموقع عید	۱۹-۷-۱۰½
کرایہ کرسیاں فرش وغیرہ	۲-۸-۷
کرایہ چھری و کانٹے	۵-۱۷-۶
فوٹو بہ تقریب عید	۰-۱۶-۶
کوئلہ کھانا پکانے کیلئے	۳-۱۰-۰
کرایہ خیمہ جات	۵-۵-۰
ایک دیگ تانبہ برائے چائے	۶-۱۹-۰
متفرق اشیاء خوردنی برائے مطبخ	۶-۱۳-۱۱½
ٹیلیفون	۰-۰-۲
بجلی کے میٹ تاریں	۰-۱۵-۴

	پونڈ
متفرق	۱-۱۴-۱۰½
عید الاضحے جولائی سنہ ۱۹۲۵ء	
۶ چائے پوش بتقریب عید	۰-۹-۴½
سوڈا واٹر برائے مہمانان	۰-۴-۰
عیدی خادمان بتقریب عید	۳-۱۵-۰
"	۰-۱۰-۰
انعام میز پر اٹھانیوالے شخص کو	۰-۵-۰
"	۰-۱-۰
کرایہ خیمہ	۵-۱۵-۶
خوراک بر موقع عید	۳۰-۰-۰
دیگ کلاں برائے چاء و دیگر ظروف مطبخ بر موقعہ عید	۱۳-۱۹-۶

	پونڈ
کرایہ چھری کانٹے بر موقع عید	۶-۵-۰
حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بابت بقایا اخراجات ہندوستان سے ووکنگ انگلستان	۶-۱۶-۱۱
لندن میں ایٹ ہوم دعوت کے اخراجات معرفت حضرت خواجہ صاحب	۴-۱۴-۴
متفرق	۰-۱-۱۰
کل میزان	۱۲۷-۰-۰

معزز ناظرین توجہ فرمائیں

رسالہ اشاعت اسلام جو خدمات اسلامی انجام دے رہا ہے

ناظرین کرام سے مخفی نہیں - اس ڈبل نمبر کے ساتھ یہ مجلہ اسلامی بفضلہ تعالی اپنی عمر کے گیارہ سال خیر و خوبی کے ساتھ گذار کر آیندہ نمبر کے ساتھ بارھویں سال میں قدم رکھیگا - اسکی گذشتہ گیارہ سالہ خدمات محتاج تنقید نہیں - کارپردازان رسالہ کی ہمیشہ سعی رہی ہے کوشش رہی ہے کہ رسالہ کو بہتر سے بہتر شکل و صورت میں پبلک کے سامنے پیش کیا جاوے اور یہ مطمح نظر ہمیشہ ہی پیش نظر رہا ہے لیکن بسا اوقات قلت فنڈ اس امر کی مانع ہوئی - ناظرین کرام کی قلیل توجہ سے ہماری بہت سی مشکلات حل ہو سکتی ہیں - اگر قارئین عظام میں سے ہر ایک احباب ایک ایک جدید خریدار بھی ہم پہنچائے تو اس فنڈ کی استقامت کا موجب ہوگا - اس ڈبل نمبر کے ساتھ جن احباب کا چندہ ختم ہوتا ہے - ازراہ کرم للّٰہ سالانہ چندہ بذریعہ منی آڈر بنام مینیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل - لاہور (پنجاب) ارسال فرما کر ممنون فرمائیں - اُمید ہے کہ ہمارے معزز سرپرست سال سنہ ۱۹۲۶ء کے لئے ہمارے سالانہ وی - پی کو (جن کا چندہ نومبر یا دسمبر میں ختم ہوتا ہے) شرف قبولیت بخشینگے - بوقت روانگی منی آرڈر نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیا جاوے +

مینیجر رسالہ اشاعت اسلام - عزیز منزل - لاہور

دُنیا کی حالت آنحضرت صلعم سے پہلے

ظهر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس (الروم ۳۰: ۴۱)

اعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتها ( )

ترجمہ: خشکی اور تری میں اسکی وجہ سے فساد ظاہر ہوگیا۔ جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا تھا۔
جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ زمین کو زندہ کرتا ہے بعد اس کے کہ اس پر موت آجائے۔ +

ان آیات میں قرآن کریم نے اس خراب حالت کا نقشہ کھینچا ہے جو آنحضرت صلعم کی بعثت سے پہلے تمام دُنیا پر طاری تھی۔ تمام نسل انسانی ہر قسم کی دماغی واخلاقی اور رُوحانی موت کے پنجہ میں گرفتار تھی۔ اور ہر طرف ظلمت ہی ظلمت طاری تھی۔ جو مذاہب کی حقیقت واصلیت کو چھپائے ہوئے اور لوگوں کے اعمال وکردار کو ناپاکی سے مُلوّث کئے ہُوئے تھی۔ یہودیت، ہندو مذہب بدھ مذہب اور دُنیا کے تمام دیگر مذاہب کا کوئی نیک اثر اُنکے پیرو ونکی زندگیوں پر باقی نہ رہگیا تھا۔ اور تو اور خود میور کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ ساتویں صدی کی مسیحیّت خود بگڑ چکی تھی۔ فرقہ بندی اور تفرقہ و فساد نے اس کو تباہ و برباد کر رکھا تھا۔ جناب مسیح کا مذہب شرک و بُت پرستی کا آماجگاہ بن چُکا تھا۔ اور عوام الناس کے مذہبی معتقدات محض کُفر کا مُرقّع تھے۔ اسکے علاوہ مردونکی ارواح کی پرستش کیجاتی تھی اور اُنکی یادگاروں کو اور تصویرونکو سب سے زیادہ قابل عزت سمجھا جاتا تھا۔+

---

۵۱ مسیحیت کی اس وقت کی حالت کے متعلق مشہور انگریز مصنف گبن اپنی تاریخ میں لکھتا ہے:-
ساتویں صدی کے مسیحی نادانستہ طور پر شرک و بُت پرستی کے رنگ میں رنگین ہو چکے تھے۔ انکی پبلک اور پرائیویٹ عبادات اور دُعائیں مردہ لوگونکی یادگاروں اور مجسموں کے آگے جنہوں نے مشرقی

دُنیا کی اخلاقی اور تمدّنی حالت بھی ویسی ہی بُری اور افسوسناک تھی
ان مذاہب کے پیرؤوں نے نیکیوں سے نہ صرف مُنہ ہی موڑ لیا تھا۔
بلکہ بدیوں کو وہ نیکیاں سمجھنے لگے تھے۔ لوگ خدا تعالیٰ کی نظروں میں
مقبُول بننے کے لئے خطرناک سے خطرناک جرائم اور گناہوں کا
ارتکاب کرتے تھے۔ ہر ایک قوم کامل اخلاقی تنزّل کے گڑھے
میں گر چکی تھی۔ کہ جزیرے اور براعظم سب میں فساد برپا ہو چُکا تھا۔
اور دنیا پر بدیوں کا زور اور تسلط تھا۔ یہ بیانات بہتوں کے لئے
تعجب اور حیرانی کا مُوجب ہونگے۔ لیکن ان کی صداقت میں کوئی شبہ
نہیں۔ قارئین کرام کو صرف اس قدر یاد رکھنا چاہئے۔ کہ وہ وقت
یُورپ میں قرون وسطےٰ کا تاریک ترین زمانہ تھا۔ اور ایران اور ہندوستان
میں مزدک اور پرُانوں کا دور دورہ تھا۔ زناکاری کا جُرم جو نتائج
کے لحاظ سے قتل سے دوسرے درجہ پر ہے بہت سی مُقدّس رسُوم کے
موقعہ پر عمل میں آتا۔ اور اسکو مذہبی حکم سمجھ کر نیکی کے طور پر کیا جاتا تھا مسیحیت
کے طریق اعتراف جُرم کی بناء پر اس سے زیادہ گناہ عمل میں آتا تھا۔
جسقدر "اعتراف" کے ذریعہ سے دھویا جاتا تھا۔ شاہ جسٹنین کے
ماتحت جو ایک مسیحی اور نہایت اعلےٰ درجہ کا مقنن تھا قسطنطنیہ سوسائٹی کی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ:۔ معبدوں کو بدنام کر رکھا تھا ہوتی تھیں۔ شہداء اولیاء اور فرشتوں کے
کے بُت جو عام طور پر عزت وعظمت کی چیزیں تھیں اس کثرت کے ساتھ بھرے ہوئے تھے کہ توحید الٰہی کا
تخت انکی وجہ سے تاریک ہو چکا تھا۔ اور کالیریڈیا کے ملحدین تے جو عرب کی مردم خیز سرزمین میں کثرت کے
ساتھ پائے جاتے تھے کنواری مریم کو دیوی کے نام اور ویسی ہی عزت کے قابل سمجھا۔ تثلیث اور
اوتار کے معتقدات توحید الٰہی کے بظاہر مخالف ہیں ظاہر طور پر وہ برابر کے تین خداؤں کے حامی ہیں۔ اور
جناب مسیح کو جو انسان تھے خدا تعالیٰ کی فرزندیت کے رنگ میں رنگین کرتے ہیں۔ راسخ العقیدہ لوگوں کی تشریحات جو
وہ ان عقائد کی کرتے ہیں صرف ایماندار قلوب ہی کی تسلی کا موجب ہو سکتی ہیں۔۔۔ محمد (صلعم) کا عقیدہ اس قسم کے

حالت سوسائٹی کی اس گری ہوئی۔ اور غیر اخلاقی حالت کا بہترین مُرقع تھی۔ جسمیں سرزمین مسیحیت مُبتلا ہو چکی تھی پبلک یا پرائیویٹ نیکی مجلس نقطہ نگاہ سے کوئی اثر نہ رکھتی تھی۔ سیزر کے تخت پر ایک بازاری آدمی بیٹھتا اور بادشاہ کے ساتھ سلطنت کے معاملات میں حصّہ دار ہوتا تھا قسطنطین کے شہر میں تھیوڈورا نے پبلک میں اپنی گندی تجارت کو فروغ دیا اور اس کا نام اس شہر کے بد اطوار لوگوں کی زبانوں پر عام طور پر چڑھا ہُوا تھا۔ اور اب مسیحیّت کے عروج کے زمانہ میں اسی شہر کے اندر بڑے بڑے مجسٹریٹ راسخ العقیدہ بشپ فاتح جرنیل اور قیدی بادشاہ بطور ایک ملکہ کی عزت کے ساتھ اس کا نام لیتے تھے حکومت اپنے مظالم کی وجہ سے جو ہر قسم کی اخلاقی اور مذہبی قیود سے بالاتر تھے۔ بدنام ہو چکی تھی۔ بغاوتیں بلوے اور خونریز لڑائیاں جنمیں اراکین کلیسیا ہمیشہ سب سے بڑھ کر حصّہ لیتے تھے روزمرّہ کے واقعات ہو چکے تھے ان مواقع پر ہر ایک قانون خواہ وہ انسانی دماغ کا وضع کردہ ہو یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہُوا ہو پاؤں تلے روند دیا جاتا تھا۔ کلیسیا اور اس کے منبر ظالمانہ قتل و غارت سے مُلوّث ہو چکے تھے اور کوئی ایسی جگہ نہ تھی جو لوٹ مار سے پاک اور محفوظ ہو[۵۱]۔

فارس میں نالکی تذہب جسے آرٹیکسر کسز بہمن نے جو سائیرس کا عیسائی تھا کئی صدیاں پہلے قائم کیا تھا مزدک کے ہاتھوں سے تباہ ہو گیا اور مُوخّرالذکر نے اور بہت سی نفرت انگیز باتوں کے ساتھ عورتوں میں شراکت کی ناپاک تعلیم بھی لوگوں کو دی۔ اُس نے بُرائیوں کے علانیہ ارتکاب کی کُھلی اجازت دی۔ اور ہر قسم کی بد رسوم کو

---

۵۱ سپرٹ آف اسلام مصنفہ سید امیر علی ۔

مذہباً ضروری ٹھیرایا۔ عورتوں کے بارہ میں یہ ہولناک اشتراک اس وقت ہندوستان کے اندر بھی جہاں شاکت مت کی تعلیمات کا زور تھا۔ عام طور پر رائج تھا۔ شاکت مت کے کوئی ایک اُپدیشک کو یہ حق حاصل تھا۔ کہ اپنے عیش و عشرت کے لئے دوسرے لوگوں کی بیویوں سے رفاقت اختیار کرے۔ ایسے احکام کی تعمیل بڑی خوشی سے ہوتی تھی۔ اور نئے دُولھا اپنی شادی کا پہلا ہفتہ اعلےٰ اُپدیشکوں کی رفاقت میں گذارتے تھے۔ یہ ایک نیکی کا کام سمجھا جاتا تھا۔ اور انکی نظروںمیں خدا تعالےٰ کا فضل تھا۔ جو انکی شادی شدہ زندگی کو برکت دینے کے لئے نازل ہوتا تھا۔ شیوراتری کی رات کی تقدیس نہایت بدترین افعال کے ذریعہ سے کیجاتی تھی۔ اور عورتوں اور شراب کا اثر اسقدر مدہوشی کا موجب ہوتا تھا۔ کہ قریب ترین رشتوں میں بھی ناجائز تعلقات سے نفرت نہ کیجاتی تھی۔ شاکت مت کے منتر جو اس موقع پر پڑھے جاتے تھے۔ انکے نزدیک ہر بُرائی اور کمینہ پن کو مقدس بنا دیتے تھے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے متعلق کسی قوم کا نقطۂ نگاہ اسکے معیار نیکی کا آئنہ ہوتا ہے۔ تو اس وقت کے ہندو دیوتاؤں کا معیار اخلاق نہایت ہی گرا ہوا تھا۔ کیونکہ ان ہندوستانی خداؤں کی زندگیاں اور کارنامے پرلے درجہ کی بد اخلاقی کے مظہر تھے۔ لیکن تاریخ عالم کے اس تاریک ترین زمانہ میں عرب کا ملک سب سے زیادہ جہالت اور تاریکی میں مبتلا تھا۔ شرابنوشی، زنا کاری، اور جوا بازی عام مشاغل میں سے تھے۔ قتل و غارت، دختر کشی، اور چوری اور ڈاکہ زنی عربوں کے مایۂ ناز کارنامے سمجھے جاتے تھے۔ کوئی اخلاقی، مذہبی اور مجلسی پابندیاں ان پر عاید نہ تھیں، شادیوں پر کوئی حد بندی نہ تھی۔ اور نہ طلاق کی کوئی شرائط اور حدود و قیود تھیں۔ ازدواجی تعلقات میں عام اختلاط کے علاوہ قریب ترین رشتوں سے بھی پرہیز نہ کیا جاتا تھا۔ بیٹے باپ کی بیواؤں کو اپنی بیویاں

بنا لیتے تھے۔ شادی شدہ عورتیں ازدواجی زندگی کے اندر غیر مردوں کی نگاہِ محبت سے تمتع نہ ہوتی تھیں۔ بلکہ اس کے خلاف وہ اس کو موجب فخر سمجھتی تھیں، کہ خاوند کے ہوتے ہوئے۔ اس کے اسقدر چاہنے والے موجود ہیں'۔ انسانی قربانی کا رواج عام تھا۔ اور لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ درگور کر دیا جاتا تھا'۔ خونریز لڑائیاں اور خودکشی ایک عام بات تھی۔ اور ایک معمولی سا ناگوار کلمہ سزائے موت کا باعث ہو جاتا تھا'۔ قتل و غارت اور انتقام کا جذبہ اس حالت تک پہنچ چکا تھا'۔ کہ عورتیں مطمئن نہ ہوتی تھیں، جب تک کہ اپنے لباس کو دشمن کے خون سے نہ رنگ لیں۔ اور اس کے کلیجہ کو اپنے دانتوں سے نہ چبا لیں' کوئی ایسی بُرائی مجھے نظر نہیں آتی' جو اس موقعہ پر اپنی بدترین شکل میں عرب کے اندر پائی نہ جاتی ہو' اس زمانہ کے عربوں کے متعلق گبن نے لکھا ہے۔ کہ' اس نہایت ابتدائی اور گری ہوئی حالت میں جو سوسائٹی کہلانے کی کسی طرح مستحق نہیں' انسانی درندہ جو کہ قانون اور صنعت اور ایک حد تک عقل اور زبان سے فارغخطی لئے ہوئے تھا باقی حیوانات سے کوئی وجہ امتیاز نہیں رکھتا تھا' یہ سچ ہے کہ تاریخ عالم میں کوئی بھی ایسا زمانہ نہیں گذرا' جو بُرائیوں اور شرارتوں سے پاک ہو' لیکن بدترین زمانہ وہ تھا۔ جب انسانی ادراک تنزل و انحطاط کے انتہائی گڑھے کے اندر گر چکا تھا' اور بدیوں کو نیکی سمجھا جاتا تھا دُنیا کو اگر کسی پیغمبر کی ضرورت کبھی ہُوئی ہے۔ تو اسے الحقیقت یہ وقت سب سے زیادہ اس ضرورت کا داعی تھا۔ جیسا کہ قدرت کا عام قانون ہے۔ کہ ظلمت کے بعد روشنی آتی ہے۔ اور خشک سالی کے بعد بارانِ رحمت نازل ہوتی ہے'۔ اسی طرح سے ایک پیغمبر کا ظہور ہمیشہ نسل انسانی کے تنزل یافتہ دور کے اختتام کا موجب ہوتا رہا ہے

لیکن یہ وہ زمانہ تھا۔ جبکہ تمام افق عالم بدیوں اور بدکاریوں اور جہالت اور ظلم کے بادلوں سے تاریک اور سیاہ ہو چکا تھا۔ نیکی کا نام ونشان مٹ چکا تھا اور بدی اُسکی جگہ قائم ہو چکی تھی۔ بہت سے پیغمبر اور رسول اس وقت سے پہلے دُنیا دیکھ چکی تھی۔ لیکن اُن کا زمانہ اس قدر تاریک نہ تھا جس قدر ظلمت اور تاریکی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کے وقت دُنیا پر چھائی ہُوئی تھی۔ نہ ہی پہلے انبیا کے سامنے اس قدر مشکل کام تھا جتنا نبی عرب صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے تھا۔ جناب موسیٰ حضرت بنی اسرائیل کی رہائی اور اُنہیں ارضِ مقدس تک پہنچانے کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن آپ کے زمانہ کے مصری لوگ تہذیب اور شائستگی سے کورے نہ تھے۔ علم وسائنس کو وہ مُطالعہ کرتے تھے۔ اخلاقیات کے متعلق ان کے اپنے دستور العمل موجود تھے۔ اور ان کی ایک جماعت جو جادوگر کہلاتی تھی فطرت کے رازہائے سربستہ کے مطالعہ میں دلچسپی لیتی اور مسمریزم کی مشق کرتی تھی۔ جناب مسیح بھی رُومی تہذیب اور شائستگی کے عین عروج کے زمانہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ایسی شائستگی کے زمانہ میں پرورش پائی جو موجودہ زمانہ کی تہذیب کے مقابلہ میں کم حیثیت نہیں رکھتی۔ رُومی لوگ بُت پرست تھے۔ لیکن جناب مسیح کی قوم توحید کی پرستار تھی۔ رسم پرستی، لفظ پرستی، ظاہرداری اور منافقت، خود بینی آپ کے زمانہ کی بڑی بڑی بُرائیاں تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئے ہوئے مذہب اور اس کے احکام لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ نہ تھے۔ جناب مسیح محض نبیوں اور شریعت کو حقیقی معنوں میں پورا کرنے کے لئے آئے تھے اور اگر اس قسم کے حالات بھی موسیٰ اور مسیح جیسے انبیاء کی بعثت کے داعی ہو سکتے تھے۔ تو چھٹی صدی عیسوی کے حالات تو یقیناً کئی ایک ممالک میں بہت سے انبیاء کے ظہور کے متقاضی تھے۔ اور اگر بہت سے انبیاً

نہیں، تو کم از کم ایک ایسے زبردست دل رکھنے والے انسان کی ضرورت تھی، جو اللہ تعالےٰ کے مذہب کو ہر جگہ مکمل شکل میں دنیا کے سامنے رکھتا کیونکہ قوانین الٰہی کی ہر جگہ خلاف ورزی کی جاتی اور اسکی حدود سے تجاوز کیا جاتا تھا۔ اس سے زیادہ تاریک زمانہ کبھی سطح ارض پر دیکھا نہیں گیا لیکن عرب لوگ سب سے زیادہ شریر واقعہ ہوئے تھے۔ گندے سے گندے جرم وہ کرتے اور علانیہ انمیں مبتلا ہوتے تھے۔ تمام نسل انسانی میں سب سے زیادہ جہالت کے وہ پتلے بنے ہوئے۔ اور باوجود اس کے کہ شادی کا مذاق ان میں تھا۔ لیکن وہ بھی صرف اپنے گندے اعمال کو فخریہ بیان کرنے میں صرف ہوتا تھا۔ دنیا کی اخلاقی حالت اگر اس وقت اس درجہ گری ہوئی تھی تو دوسری طرف روحانی اور مذہبی پہلو بھی کچھ کم تاریک نہ تھے۔ اس بارہ میں مجھے صرف عیسائیت کا ذکر کرنا ہے۔ جناب مسیح نے خود کبھی کلیسیاء کی بنیاد نہ رکھی، نہ ہی کوئی نیا مذہب آپ لے کر آئے تھے، آپ کی بعثت کا منشا محض موسوی دین کی اصلاح کرنا تھا لہ لیکن آپ کے صرف ایک یا دو صدی بعد خود آپ ہی کو قدیم روایات کا نیا چولہ پہنا دیا گیا۔ اور پرانے زمانہ کے مذہب کا آپ کو بانی قرار دیا گیا، اور تمام وہ باتیں جو کفر و شرک کی دنیا میں مسیح سے ہزار ہا سال پہلے دیوتاؤں کے متعلق منوائی اور سکھائی جاتی تھیں۔ اور ہندوستان، یونان، ایران، اور روم میں اُن کو بہت مانا جاتا تھا، جناب مسیح کے پاک اور سادہ مذہب سے مخلوط کر دی گئیں۔ اور آپ کے پاک نام کو ایسی باتوں سے ملوّث کر دیا گیا جو کبھی آپ کے علم میں نہیں آئیں۔ نہ آپ نے کبھی انکی تعلیم دی اللہ تعالےٰ کے رسول اور سچے پیغمبر کو بت پرستوں کے دیوتاؤں کی جگہ دیدی گئی۔ اور سورج دیوتا کا جو قدیم زمانہ میں بہت ہر دلعزیز معبود تھا قائمقام بنا دیا گیا۔ تمام وہ باتیں جو بت پرست مذاہب کی رسوم میں داخل تھیں۔ جناب مسیح کے مذہب میں داخل کر دی گئیں حالانکہ اپنی اصلیت کے لحاظ سے وہ اسلام کے سوائے اور کچھ نہ تھا لہ

مسیحیت بُت پرستی کو مٹانے کے لئے آئی تھی۔ لیکن خود بُری طرح سے اس کا شکار ہو گئی۔ پروفیسر جے لین نے لکھا ہے۔ کہ وہ باتیں جن کا نام غلطی سے فلاسفی رکھدیا گیا تھا۔ اور جو بت پرستی کے اندر ایک بہت بڑی بُرائی کا رنگ رکھتی تھیں صرف عیسائیت ہی کے اندر بدترین شکل میں ظاہر نہیں ہوئیں۔ بلکہ اس نام نہاد فلسفہ نے مشرق کے ابتدائی الہامات پر بھی غلبہ حاصل کرلیا تھا وسطی اور مشرقی ایشیا کی سامی اقوام کے نتائج و اثرات بُت پرستی کے نہایت بدترین رواجات کی شکل میں ظاہر ہوئے۔ یہانتک کہ انکے اور مسیحیت کے مابین جنمیں یورپ کی شمالی اقوام بھی جو محمد رسول اللہ صلعم کے زمانہ میں دنیائے معلومہ میں سے تھیں شامل ہیں بُت پرستی کا ایک نہایت وسیع منظر پیدا ہو گیا۔ اور جیساکہ ہم نے ابھی بیان کیا ہے۔ اس وقت کی دُنیائے معلومہ تمام کی تمام اس ایک ہی حالت میں مبتلا تھی۔ ... اور تو اور بعض یہودی قبائل بھی اس متعدی بیماری سے بچ نہ سکے۔ اور بُت پرستی کی بعض رسُوم کو اُنھوں نے اپنے اندر لیلیا۔ اور بُت پرستوں کے طریق پر وہ خانہ کعبہ پر چڑھاوے چڑھانے لگ گئے ✦

باقی آیندہ

مُسلم بُک سوسائٹی کی تازہ طبع شدہ کتابیں

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام

۱۔ سیر افکار یا روحانیات فی الاسلام ۱۲؍

۲۔ ہستیٔ باریتعالیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ۶؍

۳۔ راز حیات ۔ ۔ ۔ ۔ ۵؍

۴۔ توحید فی الاسلام ۔ ۔ ۔ ۔ ۴؍

۵۔ اسلامی نماز کا فلسفہ

۶۔ پادری صاحبان کیلئے حل طلب معمے

۷۔ اسلامی نماز اور اس پر مغربی اعتراض

ہر ہائنس علیا حضرت بیگم صاحبہ والیہ بھوپال اور آپ کی جانشینی کا سوال

قارئین کرام کو معلوم ہی کہ ہز ہائنس جنابہ بیگم صاحبہ والیہ بھوپال کو اس پیرانہ سالی میں انگلستان جیسے دُور دراز ملک کا سفر اختیار کرنا پڑا ہے۔ آپ کے اس سفر کا مقصد جیسا کہ انگلستان کے روزانہ اخبارات سے معلوم ہوتا ہے صرف یہ ہے۔ کہ بھوپال کے تخت کی جانشینی کے سوال کو جائز طریق پر حل کرانے کی کوشش کریں۔ ہر ہائنس اپنے خاندان کے ہمیشہ دستُور العمل اور اس سند انتخاب کے مطابق جو آپ کو تخت نشینی کے وقت حکومت برطانیہ کیطرف سے ملی تھی۔ نواب زادہ حمید اللہ خان کو اپنا ولیعہد نامزد کیا ہے۔ یہ نامزدگی شریعت اسلام کے عین مطابق ہے گذشتہ چار نسلوں سے دستُور چلا آتا ہے۔ کہ نامزدگی ریاست کے حکمران کیطرف سے عمل میں آتی ہی۔ اور برٹش گورنمنٹ نے ہمیشہ ایسی نامزدگی کو تسلیم کیا ہے۔ کیونکہ شرع اسلام کے عین مطابق ہی۔ لیکن موجودہ نامزدگی کے بارہ میں حضور وائسرائے ہند اب تک کوئی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کیونکہ موجودہ حکمران ہر ہائنس جنابہ بیگم صاحبہ کا ایک پوتا سب سے بڑے فوت شدہ صاحبزادہ کا لڑکا موجود ہی۔ فیصلہ طلب امر یہ ہی۔ کہ آیا ہر ہائنس کے باقیماندہ صاحبزادہ کو مذکورہ بالا پوتے پر ترجیح دیجا سکتی ہی یا نہیں؟ شرع اسلام کا حکم اسبارہ میں بالکل صاف ہے۔ لیکن اس خاص معاملہ میں جو سیاسی اختیارات سے متعلق ہے۔ یہ مشکوک امر ہے۔ کہ حکم شریعت کا نفاذ آیا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس بات پر غور کرتے ہوئے یہ یاد رکھنا چاہئیے کہ بھوپال کا خاندان ایک مسلم

ہے۔ اور اسلئے وہاں صرف شرع اسلام کا حکم ہی قابل عملدرآمد ہو سکتا ہے اور شریعت اسلام کے رو سے حقیقی اور ذاتی یا جدی اور خود پیدا کردہ جائداد میں کوئی فرق نہیں۔ مسٹر امیر علی اپنی کتاب محمڈن لا (شرع محمدی) میں لکھتے ہیں :-

"شریعت اسلام غیر اقوام کے ان طریقوں کو جو اُسکے اپنے محکم قوانین کے مطابق نہیں کوئی وقعت نہیں دیتی" +

ہندوستان کی برطانوی حکومت کا یہ اصُول بہت ہی قابل قدر ہے۔ کہ اس نے یہاں کے لوگوں کے ذاتی قوانین میں کبھی دخل نہیں دیا۔ بلکہ اس کے خلاف ہندوستان میں معراج حکومت پر پہنچتے ہی اس نے پارلیمنٹ کے قانون کے مطابق لوگوں کو یہ یقین دلایا کہ قدیم قوانین اور رسُوم کی ادائیگی کا انہیں پورا اختیار حاصل ہے۔ (21 Geo III, C. 70, Sec 17) ایسی ہی اجازت (37 Geo III, C. 142, Sec. 13) میں دیگئی Sec 15 of Reg IV of 1793 میں لکھا ہے۔ کہ

جانشینی وراثت اور شادی وغیرہ کے تمام مقدمات اور تمام مذہبی دستور العمل وغیرہ میں اسلامی قوانین جو مسلمانوں کے متعلق ہیں عام اصولوں کا رنگ رکھتے ہیں۔ اور انہیں کی بنا پر ججوں کو اپنے فیصلے صادر کرنے چاہئیں" +

بعض اوقات بعض ایسے رواجات جو اسلامی شریعت کے خلاف ہیں۔ اور جنمیں سے ایک "تفوق حق فرزند اکبر" کا اصول ہے۔ ہندوستانی عدالتوں میں خاص حالات میں قابل عملدرآمد سمجھے گئے ہیں لیکن جیسا کہ "جمال بخش بنام دھرم سنگھ" کے مقدمہ میں فاضل ججان جوڈیشل کمیٹی نے فیصلہ کیا "ہندوستان کے مقررہ قانون میں یہ وسیع

اصول رکھا گیا ہے - کہ جانشینی اور وراثت کے معاملات میں ہندو قانون ہندوؤں پر عائد ہوتا ہے - اور اسلامی قانون مسلمانوں پر - جج صاحب موصوف نے اس کے ساتھ ہی لکھا ہے - کہ یہ بھی ہمیں بتا دینا چاہیئے - کہ عام قانون کو زیر تسلط کر کے اگر شریعت اسلام ایسا تسلط قبول کرنے کیلئے تیار ہو تو کسی خاص صورت کو اس پر فوقیت دینے کیلئے اس سے زیادہ قوی دلائل کی ضرورت ہے - جو اس مقدمہ میں پیش کئے گئے ہیں - خط کشیدہ الفاظ سے صاف ظاہر ہے - کہ اسلامی قانون سب سے پہلے تو کسی بیرونی دستور العمل کا تسلط ہی قبول کرنے کیلئے تیار نہیں اور اگر اس پر تسلط ڈالنا ضروری ہو تو اس کے لئے بہت مضبوط اور قوی دلائل کی ضرورت ہے - اور پھر اس دستور العمل کا نفاذ اسی حد تک جائز ہوگا جس حد تک اس کا ثبوت بہم پہنچ سکے "تفوق حق ولد اکبر" کے اصول کو بے شبہ بعض حالات میں اسکی ایک خاص شکل میں تسلیم کر لیا جاتا ہے - دوسرے ورثا پر سب سے بڑے لڑکے کو ترجیح دیجاتی ہے - اس کو بعض زائد فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں - لیکن اس اصول کا نفاذ اس طرح پر نہیں ہو سکتا - کہ خاندان متعلقہ کی وراثت کے شعبوں پر وہ حاوی ہو جائے" +

اس خاص معاملہ میں جو اس وقت زیر بحث ہے سب سے پہلے ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے - کہ خاندان بھوپال آیا شریعت اسلامی کے ماتحت ہے یا دوسرے رواجات کا جو شریعت اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے وہاں عملدرآمد ہے - اگر شرع اسلام کا حکم وہاں نافذ ہے - تو سوال یہ ہے کہ ہز ہائنس کی زندگی کے بعد آپ کا جانشین کون ہوگا ؟ یہ دونوں سوالات کسی پیچیدگی پر مبنی نہیں - پہلا سوال ۱۸۶۳ء میں طے

---

۵۱ میں نے اپنے تمام حوالجات پر جو اس مضمون میں نقل کئے گئے ہیں - اور جو مسئلہ زیر بحث سے براہ راست تعلق رکھتے ہیں خط کھینچ دیا ہے +

ہو چکا ہے۔ جبکہ اس وقت کے وائسرائے ہند لارڈ کیننگ نے فرمانروائے
بھوپال کو ذیل کا خط لکھا تھا:۔

نمبر LXXXV

بخدمت ہز ہائنس جناب سکندر بیگم صاحبہ والیۂ بھوپال

مورخہ ۱۱ مارچ ۱۸۶۲ء

ہز میجسٹی ملکہ معظمہ کی خواہش ہے۔ کہ ہندوستان کے متعدد شہزادوں اور رؤساء کی جو اپنے اپنے علاقوں پر حکمران ہیں سلطنتوں کو برقرار رکھا جائے۔ اور کہ ان کے خاندانوں کی نیابت اور حیثیت و وقار کو قائم رہنے دیا جائے۔ اس خواہش کی تعمیل میں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ طبعی وارثوں کے نہ ہوتے پر جس کسی کو آپ کی سلطنت کا جائز طور پر جانشین قرار دیا جائے اس کو بحال رکھا جائیگا۔ آپ یقین رکھیئے کہ جب تک آپ کا گھرانہ سلطنت انگلشیہ کا فرمانبردار اور ان معاہدات۔ عطیات یا معاملات میں جو اس سلطنت کے ساتھ اسکی ذمہ واریوں کو وابستہ کرتے ہیں۔ ان کا وفادار رہیگا۔ اس وقت تک اس طریق عمل میں جو اختیار کیا گیا ہے کوئی چیز خلل انداز نہ ہوگی"۔

(دستخط) کیننگ

لارڈ کیننگ کا یہ خط جانشین کے انتخاب کے مسئلہ کو ہمیشہ کیلئے طے کر دیتا ہے۔ حکومت برطانیہ نے سلطنت بھوپال کی جانشینی کے متعلق کوئی خاص اختیارات اپنے ہاتھ میں نہیں رکھے۔ یہ فرمانروائے ریاست کا کام ہے۔ کہ کسی کو جانشینی کے لئے تجویز کرے۔ اور سلطنت انگلشیہ اس تجویز کو اگر وہ اسلامی قانون کے مطابق ہو منظور کرتا ہے
لارڈ کیننگ کا یہ خط اس معاہدہ کی تصدیق کرتا ہے جو ایسٹ انڈیا کمپنی اور اس وقت کے فرمانروائے بھوپال نواب نذر محمد خان کے مابین ۱۸۱۸ء

میں ہوا تھا۔ اس معاہدہ میں لکھا گیا تھا کہ
"نواب اُن کا وارث اور بعد کے جانشین ملک کے مستقل حکمران ہونگے اور حکومت برطانیہ کے انتظامات کا حدود ریاست میں کوئی دخل نہ ہوگا" +

اسلئے مذکورہ خط موجودہ وائسرائے کیلئے کوئی اختیار باقی نہیں رہنے دیتا انہیں صرف یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا ہز ہائنس کی یہ تجویز کہ نواب زادہ حمید اللہ خاں جو آپکے ایک ہی باقیماندہ فرزند ہیں۔ آپکے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوں اسلامی شریعت کے مطابق ہے یا نہیں؟ اگر وہ شرع اسلام کے مطابق ہے تو انہیں اس تجویز کو ماننا اور اُسے برقرار رکھنا ہوگا' وائسرائے کیطرف سے اسبارہ میں جو جستجو ہو وہ شرع اسلام کی روشنی میں ہونی چاہئے۔ جو معاملہ میں کوئی پیچیدگی باقی نہیں رہنے دیتی" +

موجودہ خاندان بھوپال کا شجرہ حسب ذیل ہے:۔

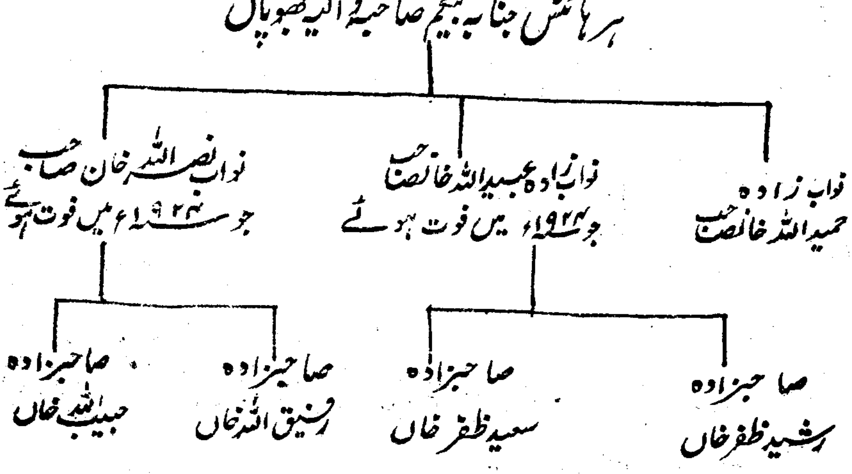

اس شجرہ کے مطابق ہز ہائنس کے خاندان میں اس وقت ایک لڑکا اور چار پوتے زندہ موجود ہیں +

اس دقت کو رفع کرنے کے لئے جو اس وقت جب کوئی مسلمان اپنے پیچھے بہت سے رشتہ دار چھوڑ جائے تو وراثت کے حقدار اور غیر حقدار رشتہ داروں کے

ا؎ A collection of Treaties by Aitchson

مابین نمبر کے بارہ میں پیدا ہوتی ہے شرع اسلام نے بعض امتیازی اصول قائم کئے ہیں جنمیں سے ایک اصول جو اس خاص معاملہ سے تعلق رکھتا ہے حسب ذیل ہے :-

"کسی وارث کا حق خواہ کھلا اور ظاہر ہو یا مفروضہ پہلی دفعہ اس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب اس کا مورث فوت ہو جائے اور اس وقت تک اسے اس جائداد میں جو بطور ورثہ اُسے ملنے والی ہے کسی قسم کے منافع کا کوئی حق نہیں پہنچتا" +

اس اصول کو الہ آباد ہائیکورٹ کے ایک مقدمہ سے بعنوان حسن علی بنام نازو (۱۸۸۹ء الہ آباد ۶ ۵۴۶) میں زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے عدالت نے اس مقدمہ میں یہ قرار دیا کہ شرع اسلام اسبات کو تسلیم نہیں کرتی۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے مرنے پر اسکی جائداد میں کسی منافع کی امید رکھے اور جب تک وہ موت واقعہ نہ ہو جائے جو قانوناً اس شخص کا جو اس سے تعلق رکھتا ہے اصول جانشینی کے رو سے بطور وارث کے حق پیدا کرتی ہے اس وقت تک اس جائداد پر اُسے کوئی حق نہیں پہنچتا" +

الہ آباد ہائیکورٹ کی اس صراحت کی روشنی میں نواب نصر اللہ خاں اگرچہ ہز ہائنس جناب بیگم صاحبہ والیہ بھوپال کے ظاہر یا مفروضہ وارث تھے تاہم انہوں نے کوئی ایسا حق باقی نہیں چھوڑا جو ان کے صاحبزادگان کو ورثہ میں پہنچ سکے۔ کیونکہ نواب مرحوم کا حق صرف ایک متوقعہ امر تھا جو محض ہز ہائنس کی وفات کے بعد پیدا ہونے والا تھا۔ اس اصول کو جو معاملہ زیر بحث سے خاص تعلق رکھتا ہے الہ آباد ہائیکورٹ اور پریوی کونسل کے ایک مقدمہ بعنوان ملا قاسم بنام ملا عبدالرحیم میں صفائی کے ساتھ بیان کیا

سلہ پرنسپلز آف محمڈن لا بائی ملا مطبوعہ بمبئی +

گیا ہے جہاں لکھا ہے کہ

عام اصول کے طور پر نہ سُنّی اور نہ شیعہ نیابت کے اصول کو کوئی بھی تسلیم نہیں کرتے۔ مثلاً اگر زید کے دو لڑکے ہوں جنمیں سے ایک اسکی زندگی میں فوت ہو جائے۔ اور اسکی بہت سی اولاد پیچھے رہجائے تو یہ اولاد زید کے مرنے پر اپنے باپ کی نیابت کا کوئی حق نہیں رکھتی۔ ان کا چچا انہیں اس ورثہ سے قطعاً محروم کر دیگا"+

اس مقدمہ کی اپیل پر فاضل ججان پریوی کونسل نے یہ لکھا کہ شرع اسلام کا یہ ایک کھلا ہوا اصول ہے۔ کہ اگر کسی شخص کا کوئی بچہ اسکی جائداد کا جانشین بننے سے پہلے فوت ہو جائے۔ اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو یہ پوتے اپنے چچوں اور پھوپھیوں کی طرف سے ورثہ سے قطعاً علیحدہ کر دیئے جائینگے"+

موجودہ معاملہ میں جو اسوقت زیر بحث ہے لارڈ کیننگ کے خط کے مطابق جانشینی شرع اسلام کے مطابق ہونی چاہئے۔ ہر ہائنس جنابہ بیگم صاحبہ کے تین فرزند تھے دو اپنے پیچھے اولاد چھوڑ کر فوت ہو گئے۔ ایک زندہ ہے۔ اس ایک باقیماندہ لڑکے کے ہوتے ہوئے علیا حضرت کے پوتوں کو کوئی حق نہیں پہنچتا "حقوق حق فرزند اکبر" کا طریق جس کے رُو سے تخت کی وراثت بڑے لڑکے کو پہنچنی چاہئے اس وقت زیر عمل آسکتا تھا۔ جب نواب نصر اللہ خاں زندہ رہتے۔ لیکن آپ اس حالت میں فوت ہوئے ہیں جب آپ کے حقوق صرف مفروضہ شکل رکھتے تھے۔ اور ابھی حقیقت یا اصلیت کا رنگ انھوں نے اختیار نہ کیا تھا۔ بالفاظ دیگر آپ کی وفات نے آپ کے تمام حقوق کو زائل کر دیا۔ اسلئے تخت بھوپال آپ کے صاحبزادگان

ے L. R. cal 33.173 and 32 I.A. 177. 1905

کا حق شرع اسلام کے مطابق ناقابل غور ہے - ان کا حق اسی صورت میں قابل غور ہو سکتا تھا - کہ بیٹے باپ کی نیابت کر سکتے - لیکن یہ صورت جیسا کہ ہائیکورٹ کا فیصلہ شرع اسلام میں قطعاً ناقابل تسلیم ہے اور ان اصولوں کے قطعاً خلاف ہے جو شرع ملا میں بیان کئے گئے ہیں اور سر ڈبلیو میک ناگھٹن نے اپنی کتاب پرنسپلز آف محمڈن میں انہیں لکھا ہے -

میں یہاں بعض اسناد نقل کرتا ہوں، شرع اسلام میں ذیل کے آدمی وارث ہو سکتے ہیں :-

(۱) یہ ایسے حصہ دار جن کے حصص قرآن کریم میں مقرر کر دیئے گئے ہیں -

(۲) یہ ایسے ورثا جو بچے کچھے مال سے جو حصہ داروں سے باقی رہ جائے متمتع ہوں ان کی چار قسمیں ہیں :-

آ - اولاد نرینہ

ب - آبا و اجداد

ج - بلا واسطہ متعلقین

د - بالواسطہ متعلقین

عام اصول یہ ہے کہ قریبی رشتہ دار ہمیشہ زیادہ دور کے رشتہ دار کو محروم کر دے گا +

سر ولیم میک ناگھٹن اپنی کتاب پرنسپلز آف محمڈن لا مطبوعہ ۱۸۶۰ء کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں :-

خاندان کا زیادہ قریبی زیادہ دور کے رشتہ دار کو محروم کر دیتا ہے - اور نیابت کا حق غیر مسلم ہے +

یعنے متوفی یا متوفیہ کے کسی وارث کی جو اس سے پہلے فوت ہو چکا ہو نیابت کا کوئی حق اس کی اولاد کو نہیں پہنچتا - اور خاندان کا زیادہ قریبی

رشتہ دار زیادہ دور کے رشتہ دار کو ورثہ سے محروم کردیتا ہے (صفحہ ۱۱ × × ۱)
(۱) متوفی کے لڑکے اسکے قریب ترین رشتہ دار ہونے کی وجہ سے دور کے مستحقین پر ترجیح رکھتے ہیں +
(۲) بیٹوں کی عدم موجودگی میں ان کے بیٹے خواہ وہ کتنا ہی دور کا رشتہ رکھتے ہوں جانشین ہونگے +

زائد وارثوں کی جن کا حق ایکدوسرے کے بعد اس ترتیب سے پیدا ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ قریبی رشتہ دور کے رشتہ کو محروم کردیتا ہے، فہرست دیتے ہوئے سرولیم لکھتے ہیں ۔ "کہ پہلا حق بیٹے کا ہے پھر بیٹے کے بیٹے کا" +

سید امیر علی اپنی کتاب کے صفحہ ۴۸ پر رقمطراز ہیں ۔ کہ درجہ میں زیادہ قریبی زیادہ دور کے رشتہ کو محروم کردیتا ہے (شرع محمدی یا محمدن لا جلد ۲)
مذکورہ بالا اصول کو واضح کرتے ہوئے فاضل مصنف لکھتے ہیں کہ مثال کے طور پر ایک بیٹا بیٹے کے بیٹے پر ترجیح رکھتا ہے ۔ اسی کتاب کے صفحہ ۱۷ پر آپ لکھتے ہیں ۔ قریب ترین وارث بیٹا ہے پھر بیٹے کا بیٹا پھر صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے "مستحقین میں سے زیادہ قریبی زیادہ دور کے رشتہ کو محروم کردیتا ہے" +

ولسن کی کتاب اینگلو محمڈن لا میں ذیل کے فقرات لکھے ہیں :-
سیکشن ۲۲۴ مستحقین کی چار جماعتیں ہیں جنمیں سے ہر ایک جماعت کو اپنی باری پر پورا حصہ ملنا چاہئے، پیشتر اس کے کہ اس سے بعد کی جماعت کا کوئی ممبر کوئی چیز لے سکے وہ جماعتیں حسب ذیل ہیں :-

جماعت اوّل ۔ بیٹے اور بیٹوں کے بیٹے (ایچ ۔ ایل ۔ ایس)
لڑکیاں اور لڑکوں کی لڑکیاں (ایچ ۔ ایل ۔ ایس) جب وہ قرآن کی تقسیم کے مطابق حصہ دار نہ ہوں +
جماعت دوم ۔ باپ اور اصلی دادا (ایچ ۔ ایل ۔ ایس)

جماعت سوم۔ بھائی اور بھائی کے بیٹے اےچ۔ ایل۔ ایس حقیقی یا متعلقین میں سے نہیں حقیقی یا متعلقین میں سے +

جماعت چہارم۔ بیٹے اور بیٹوں کے بیٹے اےچ۔ ایل۔ ایس جو اصلی دادا کی اولاد ہوں، بالفاظ دیگر چچا اور باپ کے چچا اور انکی مردانہ نسل میں سے مردانہ اولاد، +

اسراجیہ مترجمہ سر ولیم جونس جس کے اُوپر امریک رمیزے نے تشریحی نوٹ لکھے ہیں (مطبوعہ لندن ولیم امرلنکن اِن گیٹ ۱۸۶۹ء) اس کے صفحہ ۱۳ پر پسماندگان کے متعلق ذیل کے الفاظ میری نظر سے گذرے ہیں :-

متوفی کی اولاد سب سے پہلے اسکے لڑکے ہیں، پھر لڑکوں کے لڑکے"۔

صفحہ ۱۶ پر اصول اخراج کو بیان کرتے ہوئے فاضل مصنف نے لکھا ہے کہ یہ دو اصولوں پر مبنی ہے (۱) یہ کہ جس شخص کا رشتہ متوفی سے کسی دوسرے شخص کی توساطت سے ہو وہ اس شخص کی زندگی میں حصہ نہیں لے سکتا۔ (۲) یہ کہ خون کے لحاظ سے سب سے قریبی ضرور حصہ لیگا +

میں اسبارہ میں ہر قسم کی عربی کتابوں کی اسناد کو بھی پیش کرسکتا تھا جنمیں سے شرح وقایہ ہدایہ فتاوئے عالمگیری اور فتاوئے قاضی خاں بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ یہ سب کی سب کتابیں یہاں اصل عربی میں موجود ہیں لیکن میں نے صرف ان اسناد کو ترجیح دی ہے جو انگریزی زبان میں ہیں، سب سے آخر میں میں بیلی کا حوالہ دیتا ہوں جس نے اپنی کتاب فتاوئے عالمگیری اور فتاوئے قاضیخاں کی بنا پر لکھی ہے +

"جب بیٹا موجود ہو تو دوسرے بیٹے کی اولاد کو کچھ نہیں ملتا" (ڈائیجسٹ آف محمدن لا مصنفہ بیلی) +

مستحقین میں سب سے قریب ترین بیٹا ہے پھر بیٹے کا بیٹا خواہ وہ کتنا ہی دور کا رشتہ رکھتا ہو (صفحہ ۶۹۱) +

اس سے آگے اس مسئلہ پر کچھ لکھنے سے پیشتر میں چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کی جانشینی کے معاملہ میں جہاں سیاسی اقتدار کا تعلق ہو "تفوق حق فرزند اکبر" کے اصول پر بھی چند الفاظ کہوں - یہ چونکہ ایک غیر اسلامی قانون ہے اسکو کسی اسلامی ریاست میں نافذ نہیں کیا جا سکتا - جب تک خود اس ریاست کے فرمانروا اسے اپنے ہاں کا قانون نہ بنا لیں - اعلےٰ حکام کی طرف سے اس قانون کا نفاذ اس پہلے معاہدہ کے خلاف ہو گا - جو ایسٹ انڈیا کمپنی اور نواب نذر محمد خاں کے مابین ہوا تھا - اور جس کا حوالہ میں اُوپر دے چکا ہوں اسمیں شک نہیں کہ شرع اسلام کی اصل سپرٹ یہی ہے - کہ ریاست کی عنان حکومت ورثا میں سے اس شخص کے ہاتھ میں جانی چاہئے جو سب سے زیادہ بہتر ہو - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بعد تمام اسلامی ممالک کا وقتی دستور العمل یہی رہا ہے - کہ ایک فرمانروا کے سب سے بڑے بیٹے کو ہی سب سے بہتر سمجھا گیا ہے - اس طرح سے مسلمانوں کے حکمران خاندانوں میں جانشینی کے معاملات میں "تفوق حق فرزند اکبر" کا اصول ان کے علم کے بغیر داخل ہو گیا - لیکن اس کا کوئی واضح تر نفاذ ... مسلم حکومت میں کبھی تسلیم نہیں کیا گیا - نہ بنی اُمیہ میں نہ عباسیوں کی سلطنت میں اور نہ ہسپانیہ کے مور خاندان کے حکمرانوں میں + تخت کی وراثت ورثا میں سے سب سے بڑے بیٹے کو پہنچتی ہے نہ کہ متوفی کے سب سے بڑے لڑکے کے لڑکوں کو' اور میں سمجھتا ہوں کہ "تفوق حق فرزند اکبر" کا یہ محدود نفاذ ان اقوام کے بھی طریق عمل کے خلاف نہیں جن کے ہاں سے یہ اصول نکلا ہے - مین نے اپنی کتاب "اینشنٹ لاء" کے باب ہفتم میں لکھا ہے - کہ شرع اسلام کے ماتحت جس نے غالباً عربوں کے قدیم رواج کو اپنے اندر لیا ہے جائداد کی وراثت عام طور پر بیٹوں کو پہنچتی ہے - لڑکیوں کو نصف حصہ ملتا ہے - لیکن اگر وراثت کی تقسیم سے پہلے لڑکوں میں سے کوئی ایک فوت ہو جائے اور اپنے پیچھے اولاد چھوڑ جائے تو یہ پوتے

پانے چچوں اور پھوپھیوں کی طرف سے محروم الارث ٹھیرائے جاتے ہیں اس اصول کے مطابق جانشینی کا مسئلہ جہاں ملکی اقتدار کا تعلق ہو "تفوق حق فرزند اکبر" کے طریق کے مطابق ہے۔ جو سیلٹک سوسائٹیز (یورپین اقوام) میں زیر عمل رہا ہے۔ مغرب کے دو بڑے اسلامی خاندانوں میں یہ قاعدہ ہے کہ تخت نشینی کے لئے چچا کو بھتیجے پر ترجیح دیجاتی ہے۔ اگرچہ مؤخر الذکر بڑے بھائی کا ہی لڑکا ہو" +

ہین لکھتا ہے۔ کہ تفوق حق فرزند اکبر کا اصول بھی یہی ہے۔ کہ اگر بادشاہ کا بڑا لڑکا اسکی زندگی میں فوت ہو جائے تو باقیماندہ چھوٹے لڑکے کو اول الذکر کے بیٹوں پر ترجیح دیجائیگی اور انہیں وراثت سے خارج سمجھا جائیگا"

بھوپال کے معاملہ میں بات اور بھی زیادہ صاف ہے۔ گذشتہ اسّی سال سے ملک کی حکومت مرد رشتہ داروں کی موجودگی میں عورت حکمرانوں کے ہاتھ میں چلی آتی ہے۔ یہ صرف اسلئے ہے کہ خاندان کی لڑکیاں ہی شرع اسلام کے ماتحت جائز وارث ہوسکتی تھیں "جس وقت سب سے پہلی حکمران عورت جنابہ سکندر بیگم صاحبہ کی جانشینی کا مسئلہ زیر غور تھا" اسوقت کچھ شبہات اسبارہ میں پیدا ہوئے تھے۔ کہ آیا نسوانی ہاتھوں میں حکومت کی باگ ٹھیک طور پر رہ سکیگی یا نہیں۔ آپکے والد ماجد جب فوت ہوئے اسوقت آپ ابھی بچہ ہی تھیں۔ لیکن چونکہ مذکورہ بالا عہد نامہ کے مطابق حکومت برطانیہ اپنے انتظامات کو ریاست میں دخل نہیں دے سکتی تھی۔ اور جنابہ سکندر بیگم صاحبہ کے دعاوی شرع اسلام کی رو سے بالکل جائز تھے۔ اسلئے فیصلہ انہیں کے حق میں ہوا" +

خلاصہ مطلب یہ کہ

(۱) زیر بحث جانشینی کا سوال شرع اسلام کے مطابق طے ہونا چاہئے اور گورنمنٹ کو چاہئے کہ اس فیصلہ کو اگر وہ شرع اسلام کے خلاف ہو تو برقرار

رکھے (حوالہ کیلئے لارڈ کیننگ کی مندرجہ بالا چٹھی ملاحظہ ہو) +
"تفوق حق فرزند اکبر" کے اصول کا نفاذ اسلامی ممالک یا اس موجودہ معاملہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا" +

(۲) نواب نصر اللہ خانصاحب ایک مفروضہ وارث تھے۔ آپ کا حق صرف آپ کی والدہ ماجدہ کی وفات کے موقعہ پر ہی پیدا ہو سکتا تھا۔ اسلئے آپ کا جانشینی کا کوئی حق آپ کے فوت ہونے کے بعد باقی نہیں رہا" +

(۳) پوتے پہلے متوفی کے بیٹے ہونے کی وجہ سے اپنے باپ کے حق کی نیابت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ وفات کے وقت ان کے باپ کو کوئی حق حاصل نہ تھا" +

(۴) پرنس حمید اللہ خان چونکہ خون کے لحاظ سے ہر ہائنس کے قریب ترین رشتہ دار ہیں۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ وہ اُن کو جو دُور کا رشتہ رکھتے ہیں (یعنی بھائیوں کے بیٹے) وراثت سے محروم کردیں +

خواجہ کمال الدین
امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

ضروری عرضداشت

جن احباب کا چندہ ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء کے اخیر ختم ہوتا ہے وہ ازراہِ کرم سالانہ چندہ مبلغ للعہ پیشگی بذریعہ منی آڈر بنام مینیجر رسالہ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں +

خادم مینیجر اشاعت اسلام
عزیز منزل لاہور

حضرت رسالت مآب نبی کریم صلعم کی قلمی شبیہ

(حلیہ مبارک)

آپ کا قد مبارک نہ لمبا تھا نہ چھوٹا۔ جب آپؐ تنہا چلتے لوگ کہتے آپؐ چھوٹے قد کے ہیں۔ حالانکہ جب کوئی اور آپؐ کے ہمراہ ہوتا۔ تو آپؐ اس سے قد میں زیادہ ہی نظر آتے۔ خود آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ کہ قد اوسط بہتر ہے۔ آپ کا رنگ سفید تو تھا لیکن جسمیں نہ گندم گونی ہو۔ اور نہ بہت سفیدی۔ گویا آپؐ کا رنگ رنگ مروارید سے ملتا جلتا تھا۔ یعنی ایسی خالص سفیدی جسمیں زردی۔ سُرخی یا کسی اور رنگ کی جھلک تک نہ ہو۔ بعض نے آپؐ کے رنگ میں سُرخی بھی بیان کی ہے۔ لیکن پھر یہ بھی کہا ہے۔ کہ آپؐ کے ایسے اعضاء پر تمازت کا اثر ہوتا۔ مثلاً کان۔ گردن سُرخی مائل تھے ان کے بالمقابل باقی اعضاء مُبارک جو کپڑے سے ڈھکے رہتے سفید تھے۔ مُوشریف نہ بالکل ڈھلکے ہوئے اور نہ پیچھے دار بلکہ گھنگھر والے تھے۔ جب شانہ فرماتے۔ تو بالوں میں عنبر کی سی کیفیت پیدا ہوتی بعض کہتے ہیں۔ کہ آپؐ کے بال دوش مبارک تک لٹکتے تھے۔ اور بعض کہتے ہیں۔ کہ بنائے گوش تک پہنچتے تھے۔ بعض وقت آپؐ کی زلفیں کان کی دوسری طرف بھی آجاتی تھیں بعض وقت آپؐ کانوں سے اوپر اس طرح شانہ فرماتے کہ گردن نظر آئے۔ ریش و سر مبارک میں صرف سترہ سفید بال تھے۔ مگر اس سے زیادہ نظر آتے تھے۔ حضور کا چہرہ مبارک دوسروں سے زیادہ خوبصورت اور دلربا تھا۔ اور چہرہ مبارک کا حلیہ بیان

کرنے والے ہمیشہ آپؐ کو بدرِ کامل سے تشبیہ دیتے ہیں۔ مگر جلد کا رنگ نکھرا ہوُا تھا۔ اس لئے رنج و خوشی کے آثار چہرہ مُبارک سے نمودار ہو جاتے تھے۔ بعض سے مروی ہے۔ کہ صدّیق اکبرؓ آپؐ کو ایسا بیان کرتے۔ جیسا کہ ذیل کے الفاظ میں موزُوں کیا گیا ہے ؎

اس طرح بے عیب درخشاں عارضِ پُرسوز تھے
تیرگی سے جس طرح خالی شبِ ماہتاب ہو

جبین مُبارک کُشادہ تھی۔ اور ابرُو پتلی اور گھنی تھی۔ اور ابرُوؤں کے درمیان ایک روپہلی چمک تھی۔ چشمانِ مبارک بڑی بڑی اور سیاہ تھیں۔ جن میں سُرخی کی جھلک تھی۔ اور مژگان مُبارک اسقدر طویل اور گھنی تھیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا۔ جیسا کہ وہ آپس میں ملنے لگی ہیں۔ بینی مبارک نسبتاً لمبائی میں ترچھی تھی۔ حُضُور کے دانت کھُلے کھُلے تھے۔ اور جب ہنستے تو اُن کی درخشانی بجلی کی چمک کو مات کر دیتی تھی۔ لب مُبارک خُوبصُورت و دلرُبا تھے۔ رُخسار مُبارک نرم نہ تھے۔ بلکہ سخت تھے۔ چہرہ مُبارک نہ لمبا تھا۔ اور نہ ہی مُدوّر بلکہ کسی قدر گول تھا۔ اور ریش مبارک گھنی تھی۔ اور آپؐ اسے تراشا نہ کرتے تھے۔ بلکہ اس کو بڑھنے دیتے۔ آپؐ موچھوں کو تراش لیا کرتے تھے۔ گردن مُبارک نہ تو زیادہ طویل اور نہ ہی چھوٹی تھی۔ لیکن دوسروں سے زیادہ خوبصُورت تھی۔ گردن کا وہ حصّہ جو سُورج اور ہوُا کے سامنے ہوتا۔ وہ ایک روپہلی صراحی کی طرح کہ جس پر سنہرا کام ہو معلوم دیتا تھا۔ سینہ مبارک تمام قسم کے بُغض و عناد سے خالی۔ کُشادہ اور وسیع تھا۔ سینہ کے کسی بھی حصّہ کا اُبھار دوسرے حصّہ سے اُوپر دکھائی نہ دیتا تھا۔ سینہ مُبارک ہموار۔ صاف اور شفاف تھا۔ چھاتی سے لے کر

ناف تک بالوں کی باریک سیلی تھی۔ اس کے علاوہ اور کوئی بال نہ تھا۔ آنحضرت صلعم کے دونوں شانے کشادہ تھے۔ اور دونوں شانوں پر کثرت سے گھنے بال تھے۔ شانے ٹخنے اور بغلیں مبارک بھرے ہوئے تھے۔ اور پشت بھی کشادہ تھی۔ دائیں شانہ پر ایک مُہر کا نشان تھا۔ اور اس مُہر میں سیاہ تل تھا۔ جو کسی قدر زرد تھا۔ اور اس کے گرد کچھ موٹے بال تھے۔ دونوں دست مبارک اور بازو پُر گوشت تھے۔ کلائیاں لمبی اور ہتھیلیاں کشادہ تھیں۔ ہاتھ اور پاؤں کشادہ اور فراخ تھے۔ ہتھیلیاں مخمل کی طرح نرم تھیں ہتھیلیوں سے خوشبو کی مہک آتی تھی۔ پنڈلیاں رانیں پُر گوشت تھیں جسم متوسط طور پر مضبوط تھا۔ عالم پیری میں بھی حضور قوی الاعصاب تھے۔ چال چلن میں استقلال ٹپکتا تھا۔ اور قدم مبارک محکم ہوتا۔ چلتے وقت آگے کو جھک کر چلا کرتے۔ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھایا کرتے۔ مشابہت میں آپ فرمایا کرتے۔ کہ میں زیادہ تر آدم سے ملتا جلتا ہوں۔ لیکن جسمانی بناوٹ میں اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مشابہ ہوں +

مکالمات ملیہ

یعنی وہ گفتگوئیں یا بحثیں جو حضرت خوجہ صاحب اور دیگر مذاہب کے رہنمایان کے درمیان مختلف مقامات پر ہوئیں اس میں جمع کی گئی ہیں۔ یہ مکالمات مبلغین اسلام اور دیگر مسلم اصحاب جن کو مخالفین اسلام سے بحث کرنی پڑتی ہے انکے لئے بہت مفید ہیں۔

قیمت غیر مجلد ۱۲؍ مجلد عہ +

المشتہر مینیجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل لاہور (پنجاب)

محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی ایک نئی تصویر

جو مسیحی رنگوں سے تیار کی گئی ہے

عنوان بالا کے الفاظ ریورنڈ کیش نے اپنی کتاب "مسلم ورلڈ ان ریو لیوشن" میں آنحضرت صلے اللہ وسلم کی ان قلمی تصاویر کے متعلق لکھے ہیں ۔ جو اسلامک ریویو میں وقتاً فوقتاً کھینچی جاتی رہی ہیں +

اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح شکل و شباہت اہل مغرب کو اب تک بالکل معلوم نہ تھی ۔ اور جو کچھ یہاں ان کے متعلق معلوم تھا وہ ایک فرضی کہانی سے بڑھ کر حقیقت نہ رکھتا تھا ۔ جونہی کہ انکی اصل خوبصورتی کو یہاں نمایاں کیا گیا ہمارے مخالف نکتہ چینوں کی آنکھیں فوراً چندھیانے لگ گئیں ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ پاک تصویر جو ہم نے ان کے سامنے رکھی اس نے اہل مغرب کی کذب بیانیوں کو ظاہر اور ان کی گذشتہ محنتوں کو ضائع اور برباد کر دیا ۔ لیکن یہ تصویر اسقدر جذب و کشش اپنے اندر رکھتی ۔ اور اس قسم کی دلکش ہے کہ انہیں کسی قسم کا بھی اعتراض اس پر کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا ۔ سوائے اس ایک بات کے کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر پیش کی ۔ وہ غیروں کے مرغوب مسالوں سے بنائی گئی ہے ۔ اور اسلئے آپ کی اصل شکل و شباہت کو ظاہر نہیں کرتی ہمارے مخالفین کے نزدیک تصویر کا رنگ و روغن فی الحقیقت بہت خوبصورت ہے ۔ اور یہی وجہ ہے ۔ کہ اسلام کا رنگ نہیں ۔ یہ وہ طریق استدلال ہے جس سے یہ لوگ اپنے دلوں کو بہلاتے اور انہیں تسلی دے لیتے ہیں ۔ اپنی بات کا رنگ چڑھتے ہوئے نہ دیکھکر

انہوں نے ایک نیا بہانہ تلاش کیا ہے۔ اور "اب جدید اسلام" اور "جدید محمد (صلعم)" کے آوازے کسنے شروع کئے ہیں۔ نفس الحقیقت ہمارے کام کی قدر اس بہتر طریق پر نہ کر سکتے اور یہی وجہ ہے ہم نے ان کی اصابت کو ان کی قدر افزائی پر محمول کیا ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مغربی دنیا کے لئے ایک طرح سے "نئے محمدؐ" ہیں۔ وہ ان بہترین قدرتی اشیاء کی طرح جو ہمیشہ نئی اور غیر متوقع خوبصورتیوں کو پیدا کرنے کا موجب ہیں۔ اور اسلئے ہمیشہ تازہ نئی اور حیرت انگیز شکل وصورت رکھتی ہیں کچھ وقت کے لئے انہیں نئے ہی معلوم ہونگے۔ وہ اشیا جو جہالت اور ناواقفیت کی وجہ سے گھنونی اور قابل نفرت معلوم ہوتی ہیں۔ جب ان کی اصل حقیقت معلوم ہو جائے اور علم وسمجھ کی آنکھوں سے انہیں دیکھا جائے۔ تو خوبصورتی اور دلکش دونوں باتیں ان کے اندر پائی جاتی ہیں۔ جوں جوں ہمارا علم ان کے متعلق بڑھتا جاتا ہے۔ ویسے ہی ان کی خوبصورتی بھی بڑھتی جاتی ہے۔ ایسی ہی کیفیت

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

سلہ ایک اور شخص نے جس کا نام ڈاکٹر سٹینٹن ہے۔ اور جس نے غلطی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہندوستان میں اس کا چند دن کا قیام اسے سہابت کا مجاز ٹھیرانے کا موجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو اسلام کے متعلق بطور سند پیش کرے گذشتہ دن ایک عیسائی اخبار میں یہ لکھ کر کہ ووکنگ کا اسلام ایک ایسی چیز ہے جسے اس نے پہلے کبھی نہ سنا تھا اپنی پوری جہالت کا ثبوت دیا۔ اس نے جو کچھ لکھا اپنی طرف سے اس نے کوئی کذب بیانی نہیں کی کیونکہ اس سے پہلے وہ اسے سہابت سے قطعاً ناواقف تھا۔ کہ حقیقی اسلام کیا ہے اسلام کا مطالعہ اس نے ایک ایسی عینک سے کیا جس پر تعصب کا رنگ چڑھا ہوا ہے تاکہ اسلام کے خلاف جنگ وجدل میں وہ اس کے کام آئے لیکن ووکنگ کے ذریعہ اصل حقایق اس کی آنکھوں کے سامنے آگئے۔ اسلام کی یہ اصل تصویر جو ہم نے کھینچی اس کی مخالفت میں تو وہ کچھ نہ کہہ سکا اور عالم بیچارگی میں اپنے ان بھائیوں کے ساتھ ملکر جو سیحی مشن کے پروپاگنڈا میں مشغول ہیں" ووکنگ میں نیا اسلام کے آوازے کسنے شروع کئے ہیں +

سلہ ملاحظہ ہو حضرت خواجہ صاحب کا مضمون بعنوان "مسلم برادران کے غور کرنے کی ایک نہایت ہی اہم ضرورت" +

کی ہے۔ اب تک آپؐ کے متعلق نہ صرف جہالت بلکہ غلط بیانی یا واقعات کو توڑ مروڑ کر صداقت کو دبانا عمل میں لایا جا رہا ہے۔ "نیا محمد" یا "جدید اسلام" کی آواز کوئی نئی آواز نہیں، یہ صرف اس پرانی آواز کی گونج ہے۔ جو ہر اس موقع پر پیدا ہوتی رہی ہے۔ جب یورپ کے اندر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی نیا مداح پیدا ہوا ہے۔ جس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف میں بلا خوف و خطر آواز بلند کی ہے۔ گبن کو اس وجہ سے کہ اس نے آنحضرت صلعم کی تعریف کی اور مسیحیت کی اس حالت کے متعلق جو آنحضرت صلعم کے زمانہ میں تھی دیانتدارانہ لیکن ناخوشگوار ریمارک کئے کافر مصنف قرار دیا گیا +

لیکن جس وقت کارلائل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوبصورت تصویر کو مغربی آنکھوں کے سامنے رکھا تو یہ پرانی آواز اسکے خلاف اس جوش کے ساتھ بلند ہوئی کہ ایڈنبرا یونیورسٹی کا ڈین بھی اس کے سامنے دب گیا اور اپنی آیندہ تحریرات میں آنحضرت صلعم کی تعریف میں دبی زبان استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اگرچہ دوسرے معاملات میں وہ نہایت پختہ عزم کا مالک تھا۔ لیکن کارلائل نے بہت سے لوگوں کی آنکھیں کھول دیں۔ اسکی کتاب "ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ" کی تقلید میں ہگنز ڈیون پورٹ اور بوسورتھ سمتھ نے زبان انگریزی میں، کرل اور کریمنس نے جرمن زبان میں اور سکیپی نے اطالوی زبان میں نہایت قابل قدر کتابیں تصنیف کیں جنہوں نے تعلیمیافتہ یورپ کی نگاہوں میں ان تمام دلائل کو جو مسیحیت نے اسلام کے خلاف استعمال کرنے کے لئے جمع کر رکھے تھے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ مشہور مصنف شیخ خدا بخش صاحب نے اپنے ایک مضمون مندرجہ جرنل آف مسلم انسٹیٹیوٹ کلکتہ میں بالکل سچ لکھا ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اب یورپ کی نگاہوں میں کاذب اور دغاباز نہیں بلکہ ایک بڑے مصلح ہیں

آپ مرگی کے بیمار بھی اب نہیں ہیں (جیسا کہ پہلے سمجھا جاتا تھا) بلکہ ایک عظیم الشان اخلاق اور اپنی مرضی کے مالک ہیں۔ آپ کوئی خود غرض انسان بھی نہیں جو اپنے ذاتی اغراض کیلئے استبداد کا پیرو ہو۔ بلکہ ایک نہایت شفیق کی حیثیت آپ رکھتے ہیں جس کے چاروں طرف محبت اور نور برستا ہے۔ آپ کوئی کاہن یا ہنگامی باتوں کے پیرو بھی نہیں بلکہ ایک نبی ہیں۔ جو ایک خاص غرض اور مقصد کو اپنے سامنے رکھ کر پورا کرتے ہیں اور نہایت پختہ عزم کے مالک ہیں۔ یہ سب باتیں یورپ نے اب تسلیم کر لی ہیں۔ اور نہایت آزادانہ طور پر تسلیم کی ہیں۔" لیکن یہ تمام باتیں دشمنان اسلام کے دماغی توازن کو برابر کرنے کا موجب نہیں ہوئیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ جو آنحضرت صلعم کے متعلق تسلیم کیا گیا ہے بڑی بڑی لائبریریوں میں دبا پڑا رہا۔ اور صرف چند لکھے پڑھے اشخاص ہی اس سے مستفید ہوئے یہ مغرب کی ہمارے مذہب کے متعلق تازہ بیداری ہے۔ جس نے دشمن کے کیمپ میں ایک آگ لگا دی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وہ تصویر جو اسلامک ریویو نے پیش کی ہے بلا شبہ ہمارے دشمنوں کی نگاہوں میں بے عیب اور بینظیر ہے۔ اور انکے دلوں کے اندر نقش ہو چکی ہے۔ اسی لئے وہ یہ اعلان کر رہے ہیں۔ کہ محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو نسل انسانی کے لئے اُسوہ حسنہ بنانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے آپ کی ایک نئی تصویر مسیحی رنگوں میں تیار کی جا رہی ہے[۵۷]۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوال کو چھوڑ کر ہم اس بات پر متعجب ہوں۔ کہ نسل انسانی کے لئے کسی اخلاقی رہنما کی تصویر مسیحی رنگوں سے کیونکر بنائی جا سکتی ہے ہم لفظ "مسیحی" کے معنوں کو بھی جب یہ لوگ اسے استعمال کرتے ہیں نہیں سمجھ سکتے۔ یہ لفظ اس قدر وسیع المعنی ہو چکا ہے۔ کہ ہر چیز

---

[۵۷] ملاحظہ ہو دی مسلم ورلڈ آن ریویو ایشن صفحہ ۷۸۔

پر اس کا استعمال ہوتا ہے ۔ اور علے العموم اسکے معنے کچھ بھی نہیں ہوتے ۔ ہر وہ چیز جو ایک مشنری کو ایک وقت بھلی معلوم ہوتی ہے ۔ اسکو وہ "مسیحی" کا خطاب دے دیتا ہے ۔ اگرچہ اس کا ایک شائبہ بھی اسکی اپنی کتاب کے اندر پایا نہ جاتا ہو لیکن اس بات کو نہیں بھلا دینا چاہیئے کہ چند نرم و ملائم اور زنانہ خصائل ہی کا نام اخلاق نہیں ۔ اخلاق انسانی کے ایسے شعبے بھی ہیں جن کو اناجیل کے اندر چھوا بھی نہیں گیا ۔ لیکن اس بارہ میں مجھے اور کچھ کہنا نہیں چاہیئے ۔ کوئی مفید نتیجہ اس سے پیدا نہ ہو گا ۔ بلکہ کسی کی ذات پر نکتہ چینی خواہ کیسی ہی منصفانہ اور جائز کیوں نہ ہو بد دلی اور منافرت کو بڑھانے کا موجب ہوتی ہے ۔ اور دو قسم کی تعلیمات کا مقابلہ ہمیشہ موجب رنجش ہوتا ہے

ان امور کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں ان صفحات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و عادات کا جھلکتا سا نقشہ کھینچنا چاہتا ہوں ۔ اپنے بیانات کے ثبوت میں میں اس عملی نمونہ کو پیش کروں گا ۔ جس کا معتبر روایات کے اندر ذکر کیا گیا ہے ۔ اسکے خلاف بائیبل کا اعتبار اگرچہ مسلّمہ طور پر زائل ہو چکا ہے ۔ تاہم جو کچھ اس کے اندر جناب مسیح کے متعلق بیان کیا گیا ہے ۔ اسے میں صحیح تسلیم کرتا ہوں ۔ پھر یہ فیصلہ کرنا ناظرین کا کام ہو گا ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جو تصویر میں نے کھینچی ہے آیا وہ اس ریکارڈ سے لی گئی ہے ۔ جو بائیبل میں جناب مسیح کے متعلق جمع کیا گیا ہے ؟ میں انہیں یقین دلاتا ہوں ۔ کہ آنحضرت صلعم کے متعلق ان صفحات میں جو کچھ وہ پڑھینگے اس کے دسویں حصہ کا بھی ایک شائبہ بائیبل کے صفحات میں انہیں نہ ملیگا ۔

اس مضمون پر میں پہلا لکھنے والا نہیں عربی ایرانی اور ہندوستانی عالم اور اولیاء اللہ تمام گذشتہ زمانوں میں دلی اطمینان اور فخر کے ساتھ آنحضرت صلعم کی برکات کا ذکر کرتے رہے ہیں ۔ میں نے صرف ان کی کتابوں سے ترجمہ

اور ... سے ... کے متعلق بھی ... جا سکتا ہے ۔ مثال کے طور پر میں جرمنی کے ڈاکٹر گستیو وئیل

کردیا ہے۔ ان میں ایک امام غزالی ہیں۔ جن کی قابلیت فضیلت علمی اور بزرگی کا اعتراف یوروپین مصنّفین کو بھی ہے۔ آپ کی تصنیفات جنمیں آنحضرت صلعم کے اخلاق و اعمال کا ذکر ہے صحیح بخاری صحیح مسلم اور صحاح ستہ کی دیگر کتابوں سے اخذ کی گئی ہیں۔ اور یہ وہ کتابیں ہیں جن کی صحت پر کبھی نکتہ چینی نہیں کی گئی +

اخلاق و عاداتِ نبوی

آنحضرت صلعم دسترخوان پر

حضرت رسالت مآبؐ ایک ہی ماحضر پر اکتفا فرماتے۔ اکثر احباب جس تشتری میں کھاتے۔ آپؐ بھی اسی میں سے تناول فرماتے۔ اور وہی حضورؐ کو بھی مرغوب ہوتی۔ جب دسترخوان بچھایا جاتا اور کھانا چنا جاتا تو اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرکے دسترخوان پر اس طرح بیٹھتے جیساکہ ایک مسلم حالت نماز میں بیٹھتا ہے۔ اور ایک ران دوسری سے پیوست ہوتی۔ اور ایک

بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ۔ اور مسٹر یول کا ذکر کرتا ہوں مسٹر کیش ان مصنفین کے بیانات کو خود پڑھیں اور دیکھیں کہ آیا انکی تیار کردہ تصویر بھی سچے رنگوں سے بنائی گئی ہے؟ کچھ کہنے سے پہلے اس پر غور کرلیں بہتر ہے مسٹر بولی لکھتے ہیں:-

اس شخص کے اندر کچھ ایسی ملائم باحیا اور اسکے ساتھ ہی ایسی بہادرانہ خصائل پائی جاتی ہیں کہ اس عزت اور محبت کے احساس سے جو اس قسم کی فطرت کے ساتھ پیدا ہو جاتی ہے نادانستہ طور پر انسان اندھا او فیصلہ کرنے کے ناقابل ہو جاتا ہے وہ شخص سالہا سال تک اپنی قوم کی نفرت کا آماجگاہ بنا رہا اس نے کبھی بھی سب سے پہلے اپنا ہاتھ دوسرے سے نہیں چھوڑایا بچوں کا محبوب جس نے چھوٹے بچوں کے کسی گروہ کو اپنی دلفریب تھوڑی مسکراہٹ کے بغیر اپنے پاس سے گذرنے نہیں دیا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اسکے متعلق کوئی مشفقانہ بات انکی زبان سے نکلی ہو اس شخص کی کھلی دوستی نہایت فیاضی ناقابل تزلزل بہادری اور امید مخالفین کی نکتہ چینیوں کو تعریف اور مدح و ستائش میں تبدیل کر رہی ہے +

پاؤں دوسرے سے ملا ہؤا ہوتا تھا۔ حضورؐ سرورِ عالم فرمایا کرتے کہ میں بھی ایک مخلوق ہوں۔ اور دوسری مخلوق کیطرح میری زندگی کا حصر بھی اکل وشرب پر ہے۔ حضورؐ کو گرم طعام سے احتراز تھا۔ بلکہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابھی اس کھانے میں برکت کی ضرورت ہے۔ اور خدا تعالےٰ ہمیں آگ کھانے کے لئے نہیں دیتے۔ اسلئے اس کو ٹھنڈا ہوجانے دو آپ تین انگلیوں سے دست مبارک کی وسعت کے اندر ہی تناول فرمایا کرتے۔ اور بعض وقت چوتھی انگلی لقمہ کو سہارا دینے کے لئے بھی استعمال فرمالیا کرتے۔ ایکدفعہ حضرت عثمانؓ بن عفان آپؐ کے پاس فالودہ لائے۔ جب حضورؐ نے اس میں سے کھالیا۔ تو ان سے دریافت فرمایا "ابو عبدُ اللہ یہ کیا ہے"۔ حضرت عثمانؓ نے عرض کی۔ حضور میری جان آپؐ پر قربان ہو۔ ہم نے دُودھ اور شہد کو ایک برتن میں ڈالکر آگ پر پکایا۔ اور پھر اسمیں آر دِ گندم ڈالا۔ اور اسکو چمچہ کے ساتھ ہلاتے رہے۔ یہاں تک کہ پک کر اسکی وہ حالت ہوگئی۔ جو حضورؐ کے پیش نظر ہے۔ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا کہ "یہ کھانا نہایت لذیذ نفیس وخوش ذائقہ ہے"۔ حضرت نبی کریمؐ بغیر چھنے ہوئے جو کے آٹے کی روٹی کھالیا کرتے تھے۔ سبز کھیرے کو ہری کھجور و پھلوں سے نمک لگاکر کھالیا کرتے تھے۔ باقی تمام چیزیں میں سے انگور اور تربوز زیادہ مرغوب خاطر تھا۔ روٹی اور مصری کے ساتھ خربوزہ کھاتے تھے۔ بعض اوقات سبز کھجوروں کے ساتھ خربوزہ کھاتے۔ ایکدفعہ جبکہ دائیں ہاتھ سے کھجوریں کھا رہے تھے۔ تو بائیں ہاتھ سے گٹھلیاں رکھتے جاتے تھے۔ اتنے میں ایک بکری اتفاقیہ پاس آئی۔ حضورؐ نے اسکو گٹھلیاں دکھائیں۔ اور اپنے بائیں ہاتھ سے گٹھلیاں کھالیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ دائیں ہاتھ سے آپؐ خود

کھجوریں کھاتے جاتے۔ یہاں تک کہ کھجوریں ختم کرلیں۔ اور بکری چلی گئی پانی کے ساتھ حضرت سالت مآبؐ کھجوریں کھایا کرتے۔ اور دودھ کے ایک گھونٹ کے بعد ایک کھجور کھاتے۔ اور پھر وقتاً فوقتاً بہت سی چیزیں باری باری کھاتے تھے۔ کدوؔ اور گوشت جو بہت ہی مرغوب خاطر تھا۔ سارو کے ساتھ تناول فرمایا کرتے۔ حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرتؐ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ پکاتے وقت کدو زیادہ مقدار میں ڈالا کرو۔ کیونکہ قلب محزون کو اس سے تقویت ہوتی ہے۔ ان اشیاء خوردنی میں سے جو روٹی کے ساتھ کھائی جاتی ہیں۔ سرکہ۔ کھجور۔ اور ارضی کھجور پسند فرمایا کرتے بقولات میں سے فقط دو ترکاریاں مرغوب طبع تھیں۔ کچے لہسن و پیاز کے استعمال سے مُحترز رہتے۔ کسی بھی کھانے کو ناپسند نہ فرمایا کرتے۔ بلکہ اگر تو پسند خاطر ہوتا تو تناول فرمالیتے وگرنہ اسکے کھانے سے انکار فرمادیتے۔ تناول طعام کے بعد قادر مُطلق خدا کی حمد و ثنا فرماتے روٹی اور گوشت کا شوربا تناول فرماکر ہاتھوں کو اچھی طرح دھوکر تناول فرماتے اور باقیماندہ پانی سے مُنہ دھولیتے۔ پانی پیتے وقت تین سانس لیتے۔ اور ہر سانس کے آغاز پر بسم اللہ اور اختتام پر الحمد للہ پڑھتے۔ پانی چھوٹے چھوٹے گھونٹ میں پیا کرتے اور بعض اوقات ایک ہی گھونٹ میں پی لیتے جس پیالہ سے پانی پیتے اسمیں سانس نہ لیا کرتے۔ بلکہ حسب ضرورت پیالے سے مُنہ باہر نکالکر سانس لیتے۔ آپؐ نے اپنی ازواج مطہرات کو کبھی بھی کھانا لانے کے لئے ارشاد نہیں فرمایا۔ اور نہ کبھی ان سے کسی مرغوب خاطر طعام کے پکانے کی خصوصیت سے فرمائش کی۔ بلکہ کھانے کیلئے جو پیش کیا جاتا اُسے قبول فرمالیتے۔ اور پینے کے لئے جو پیش نظر ہوتا اُسے پی لیتے۔ اور بعض اوقات کھانے کے ظروف خود اُٹھا لاتے۔

خوش گفتاری

رسالت مآب حضرت نبی کریم صلعم گفتگو میں دوسرے لوگوں سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے۔ کم سخن و شیریں کلام تھے۔ آپؐ کی گفتگو معنی خیز اور موتیوں کی لڑی کی طرح پیوستہ و مسلسل ہوتی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ کہ کلام مبارک میں اطناب نہ تھا۔ آپؐ بہت ہی کم سخن تھے۔ عوام الناس کو اظہار خیالات کیلئے اپنے کلام کو بہت طول دینا پڑتا تھا لیکن کلام مبارک دوسرے تمام لوگوں سے خیر الکلام ہوتا تھا۔ آپؐ اپنے خیالات کا اظہار نہایت ہی مختصر معنی خیز و عام فہم الفاظ میں فرمادیا کرتے تھے۔ حضور کے دہن مبارک سے کلمات اس طرح نکلتے تھے۔ جیسا کہ سلکِ مروارید میں ایک موتی دوسرے کے بعد مسلسل آتا ہے۔ کلامِ مبارک میں چھوٹے چھوٹے وقفے ہوتے تھے۔ تاکہ سامعین گفتگو کو یاد رکھنے کے قابل ہوسکیں۔ حضور سرورِ کائناتؐ بلند آواز تھے اور لب ولہجہ بہت ہی دلکش و دلپسند تھا۔ بغیر موقعہ و محل کے کلام نہ فرمایا کرتے تھے اور کبھی بھی کوئی شنیع و قبیح لفظ نہ فرماتے تھے۔ حالتِ برافروختگی میں بھی کلمۂ حق کے سوائے کوئی دوسرا لفظ نہ فرماتے تھے۔ بدکلام اور فحش گو آدمی سے آپؐ کو نفرت تھی۔ حضورؐ کے سامنے کوئی شخص دوسرے کی قطع کلام نہ کیا کرتا تھا۔ وہ بہی خواہ عالم سچے ہمدرد کی طرح نہایت سنجیدگی اور متانت سے دوسروں کو مشورہ دیا کرتے تھے۔ وہ آقائے نامدار خدام کے سامنے ہمیشہ متبسم رہتا۔ اور بسا اوقات اس قدر تبسم فرماتا۔ کہ ڈاڑھیں مبارک تک دکھائی دیتیں۔

سخاوت

حضرت نبی کریم صلعم اجود الناس یعنی انتہا درجہ کے مخیر و فیاض تھے۔ ماہِ

رمضان میں کثرت سے خیرات فرمایا کرتے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب خصائل نبوی بیان فرماتے تو فرمایا کرتے کہ آپ بے انتہا سخی وسیع القلب۔ فراخ حوصلہ اور صادق البیان تھے۔ آپ عہد کے پکے اور وعدے کو پورا کرنے والے تھے۔ نرم مزاجی اور خوش خلقی میں اپنے قبیلہ میں آپ معزز ترین انسان تھے۔ جو بھی شخص آپکے سامنے یکبارگی آجاتا۔ وہ ہیبت زدہ ہو جاتا۔ اور جو پاس آبیٹھتا وہ فدائی بن جاتا۔ آپ کے سوانح نویس بیان کرتے ہیں۔ کہ ہمنے آپ کی مثل کا انسان نہ آپ سے پیشتر اور نہ ہی مابعد دیکھا۔ جب کبھی کوئی نیک رُوح اسلام سے بہرہ اندوز ہوتی۔ تو جو کچھ بھی وہ آپ سے طلب کرتی۔ اسکی خواہش پوری کرنے میں ذرا بھر بھی آپ پس و پیش نہ فرماتے۔ ایکدفعہ آپ سے کسی نے کچھ طلب کیا۔ تو آپ نے بھیڑوں اور بکریوں کی اس قدر کثیر تعداد اُسے عطا فرمائی۔ کہ اس سے دو پہاڑیوں کی درمیانی جگہ گھر گئی۔ وہ شخص اپنے قبیلہ کے پاس گیا۔ اور انکو اسلام لانے کی دعوت دی۔ کیونکہ محمدؐ ایسا مخیر ہے۔ جسکو فقر و فاقہ کا خیال نہیں۔ جب کبھی کسی نے کچھ طلب کیا اُسے فوراً مُہیّا کر دیا۔ ایکدفعہ نوہزار درہم پیش کئے گئے۔ جسکو رضائی پر رکھکر تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ اور کسی بھی سائل کو مایوس نہ کیا یہانتک کہ تمام تقسیم ہو گئے۔ ایکدفعہ کسی شخص نے کچھ طلب کیا۔ فرمایا کہ میرے اپنے پاس کچھ نہیں۔ لیکن میں اپنے اعتبار پر کسی دوسرے شخص سے لے کر تمہاری حاجت روائی کر سکتا ہوں۔ اور جب تمہاری حالت اچھی ہو۔ تو یہ قرضہ ادا کر دینا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے عرض کی "یا رسول اللہؐ خدا وند تعالیٰ آپ سے مالا یطاق باتوں کا محاسبہ نہ کریگا" حضرت عمرؓ کی بات گراں گذری۔ اس پر سائل نے کہا۔ کہ آپ خرچ

کرتے جائیں ۔ مالک السمٰوات آپ کو کبھی نادار نہ کرے گا ۔ اس پر حضرت نبی کریم مُتبسّم ہوئے ۔ اور چہرہ مبارک پر بشاشت و انبساط ٹپکتی تھی ۔ جب نبی کریم صلعم غ۔ وہ حنین سے مراجعت فرما رہے تھے ۔ تو ایک جگہ بدوی آپ سے مانگتے مانگتے لپٹ پڑے ۔ یہاں تک کہ آپ کو ایک ببول کے درخت تک دھکیلتے ہوئے لیگئے ۔ اور اس کشمکش میں آپ کی چادر اس کے کانٹوں سے اُلجھ گئی ۔ آپ نے وہاں رُک کر اُن سے فرمایا ۔ کہ میری چادر تو مجھے دیدو ۔ اگر میرے پاس جنگل کے ان درختوں کے برابر بھی اُونٹ ہوتے ۔ تو میں سب تم میں تقسیم کر دیتا ۔ اور تم مجھے نہ تو بخیل پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ ڈرپوک +

آپ کی سخاوت و خیرات اس قدر مشہور تھی ۔ کہ ایکدفعہ ایک بدّو نے آپ کی چادر کا دامن پکڑنے کی جرأت کی ۔ اور آپ سے استمداد چاہی ۔ کہ میری ایک ادنےٰ خواہش کو پورا کردو ۔ کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میں اُسے فراموش ہی نہ کردوں ۔ اسلئے اس خواہش کے برلانے میں آپ میری امداد کریں ۔ اس پر حضرت نبی کریم صلعم اس مجمع کو جو نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہونے والا تھا ، چھوڑ کر اس کے ساتھ ہولئے اور اس بدّو کی امداد کر کے واپس آن کر آپ نے نماز ادا کی ۔ ایکدفعہ جب ابو ذرؓ سے گفتگو فرما رہے تھے ۔ تو فرمایا ” اے ابو ذرؓ اگر اُحد کا پہاڑ میرے لئے سونا میں منتقل ہو جائے ۔ تو اس سونے کے ڈھیر کو میں تین رات تک اپنے پاس نہ رہنے دوں ۔ ایکدفعہ قلمرو بحرین سے زر خطیر بطور خراج آیا ۔ تو ہدایت فرمائی ۔ کہ اُسے صحن مسجد میں رکھا جائے ۔ اور جب وہاں تشریف لائے ۔ تو اس ڈھیر کی طرف نظر اُٹھا کر بھی نہ دیکھا ۔ اور نماز ادا کرنے کے بعد اُسے تقسیم کرنا شروع کردیا ۔ اور جو کوئی بھی حاضر خدمت ہوا نہ حصہ رسدی لیگیا ۔ دوسری

ہجری غزوہ بدر میں حضرت عباسؓ نادار ہو چکے تھے۔ انکو اس قدر معقول رقم اس میں سے ملی۔ کہ آپ اُسے بہ سبب بوجھ کے ہلا نہ سکے۔ رسالت مآبؐ اس وقت تک اس جگہ سے نہ ہلے۔ جب تک کہ تمام کا تمام ڈھیر تقسیم نہ ہو گیا۔ اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک رات غیر معمولی طور پر آپؐ جلد گھر تشریف لے آئے۔ اور چہرہ مبارک سے سراسیمگی ٹپکتی تھی۔ اُمّ سلمہؓ نے اس کی وجہ دریافت کی تو فرمایا۔ کہ کل مجھے سات دینار ملے۔ جو ابھی تک بستر پر پڑے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ نبی کریم صلعم نماز ظہر کے وقت گھر تشریف لائے۔ اور اور گھر والونکو چھوڑ کر کچھ عرصہ کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ دریافت کرنے پر آپؐ نے فرمایا۔ کہ نماز ادا کرتے ہوئے مجھے یاد پڑا کہ چند دینار پڑے ہیں۔ جو ابھی تک تقسیم نہیں ہوئے۔ اسلئے ان کو خیرات میں دے دینے کے لئے ہدایات دینے کیلئے میں باہر گیا تھا +

عفو و درگذر

حضرت نبی کریم صلعم کو باوجودیکہ پورا اقتدار حاصل تھا۔ لیکن جن لوگوں نے آپؐ کو دُکھ و تکالیف پہنچائیں اُنہیں پھر بھی معاف کر دیا۔ آپؐ انتہا درجہ کے نرم دل تھے۔ اور اگرچہ انتقام لینے کی آپؐ میں پوری پوری قدرت و طاقت تھی۔ لیکن آپؐ کی طبعیت کا رجحان زیادہ تر عفو و درگذر کی طرف تھا۔ ایک دفعہ خدمت اقدس میں سنہری اور روپہلی زنجیریں پیش ہوئیں۔ جن کو خادموں میں تقسیم کر دیا۔ اس پر ایک عرب اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور اس نے کہا۔ کہ اے محمدؐ! یقیناً خدا نے تم کو انصاف کرنے کا حکم دیا ہے لیکن

میں تجھ میں انصاف نہیں دیکھتا"۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ او مردود اگر میں تم سے پورا پورا انصاف نہیں کرسکتا۔ تو پھر کون آنکر تم سے انصاف کرے گا"۔ اس پر وہ عرب پیٹھ پھیر کر چلا گیا۔ اور نبی کریم صلعم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کو نرمی سے میرے پاس واپس لاؤ۔ ایکدفعہ حضرت نبی کریم صلعم میدان جنگ میں تھے۔ اور کفار نے افواج اسلام میں کچھ غفلت و سُستی دیکھی۔ تو اس پر ایک کفار شمشیر برہنہ سونت کر حضرت رسالت مآبؐ کی طرف لپکا۔ اور آپؐ سے یوں مخاطب ہؤا۔ کہ بتا تجھے میرے ہاتھ سے اس وقت کون بچاسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا۔ کہ وہ قادر مطلق خدا جسکے قبضہ میں میری اور تیری جان ہے۔ راوی لکھتا ہے کہ تلوار اسکے ہاتھ سے اسی وقت گر پڑی۔ اور اسی شمشیر برہنہ کو نبی کریم صلعم نے دست مبارک میں لے کر اس سے پوچھا۔ کہ اب تُو بتا میرے ہاتھ سے تجھے کون بچاسکتا ہے۔ اس پر وہ کافر التجا کر کے کہنے لگا کہ آپؐ نے مجھے گرفتار کرلیا ہے اسلئے اب اپنے آپؐ کو دوسرے گرفتار کنندوں سے بہتر ثابت کرنا چاہیئے۔ حضرت نبی کریم صلعم نے اس سے کہا کہ اسبات کی شہادت دو۔ کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ پھر آپؐ نے اُسے رہا کردیا۔ اور جب وہ اپنے ہمجولیوں میں گیا۔ تو وہاں جا کر ذکر کیا کہ میں بہترین لوگوں سے ملکر آیا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی عورت بکری کے گوشت میں زہر ملا کر اس لیئے لائی۔ کہ آپ اسمیں سے کچھ کھائیں گے۔ اس پر اس عورت کو دربار میں بلایا گیا۔ اور زہر کے متعلق اس سے دریافت کیا گیا۔ اس پر اس عورت نے کہا۔ کہ میں آپؐ کے قتل کا خفیہ منصوبہ رکھتی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا کہ تو اس قبیح منصوبہ میں کہ جس میں میری جان کی ہلاکت ہو کامیاب ہوتی۔ خادمان دربار نے اس کے

قتل کی اجازت چاہی۔ لیکن دربارِ نبوی سے اُنہیں روک دیا گیا +
آپؐ حساس تھے۔ غیظ و غضب۔ انبساط و خوشی بشرہ مبارک سے ہویدا ہو جاتی۔ آپؐ نے کبھی کوئی ایسی بات نہیں کہی جو دوسرے کے گراں خاطر و موجب آزار ہو۔ ایک شخص ایک قسم کی خوشبو استعمال کر کے خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے اُس خوشبو کو ناپسند فرمایا۔ لیکن اُس شخص سے اشارۃً یا کنایۃً کچھ بھی نہ کہا۔ جب وہ چلا گیا تو آپؐ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ کہ اس کو سمجھا دیں۔ کہ وہ یہ خوشبو استعمال نہ کیا کرے۔ تو بہتر ہے +

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ فرماتے ہیں۔ کہ جب لڑائی شدت کی ہوتی تھی۔ اور جوش و محنت سے آنکھیں سُرخ ہو جاتی تھیں۔ تو ہم آنحضرتؐ صلعم کی آڑ لیتے تھے۔ اور ہم میں سے کوئی آپؐ سے زیادہ دُشمن سے قریب نہ ہوتا تھا۔ اور جب لڑائی اور بھی زیادہ تُند و تیز ہوتی اور دونوں افواج بالکل ایک دوسرے کے نزدیکتر ہو جاتیں۔ تو ہم آپؐ ہی کی پناہ ڈھونڈھا کرتے تھے۔ اور ہم میں سب سے زیادہ دلیر اور بہادر وہی شخص ہوتا تھا۔ جو آپؐ کے ساتھ کھڑا رہ سکتا تھا +

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ بیان فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ کا کلام صاف اور واضح ہوتا تھا نہ اتنا طویل کہ اسمیں کوئی بات فضول اور زائد از ضرورت ہو۔ نہ اتنا مختصر کہ کوئی کام کی بات رہجائے۔ یا سمجھ نہ آئے اور جب حملہ کا حکم دیتے۔ تو بہ نفسِ نفیس اسمیں حصّہ لیتے۔ اور دوسرے رزم پیشہ احباب سے بالاتر ہوتے۔ کیونکہ آپؐ ہمیشہ غنیم کے نزدیکترین ہوتے +

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے مجھ سے

پوچھا۔ کہ کیا تم سب جنگ حنین میں آنحضرت صلعم کو چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے کہا ہاں لیکن آنحضرت صلعم اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اور میں نے آپؐ کو دیکھا۔ کہ آپؐ ایک سفید خچر پر سوار تھے۔ اور ابوسفیان بن حارث آپؐ کے چچا زاد بھائی آپؐ کی رکاب تھامے ہوئے تھے۔ اور حضرت عباسؓ آپ کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آنحضرت صلعم یہ رجز پڑھ رہے تھے۔ انا النبی لا کذب انا عبد المطلب (میں سچا پیغمبر ہوں۔ اور ابن عبد المطلب ہوں) +

آٹھویں صدی ہجری غزوہ حنین میں جبکہ بنی ہوازن جانباز و جاں نثار مسلمانوں پر کہ (جن کی شماری طاقت نہایت ہی قلیل تھی) تیرو تفنگ کی دشمن کمپ سے بارش برسانے لگے۔ تو مسلمان پسپا ہو گئے۔ لیکن حضرت نبی کریم صلعم میدان کارزار میں جمے رہے۔ اور آپؐ اپنی خچر کو برابر آگے بڑھاتے جاتے تھے۔ لیکن پُرجوش متبعین آگے جانے سے روکتے۔ اس وقت دشمن کے تمام تیروں و نشانوں کی آماجگاہ فقط آپ کی ہی ذات والا صفات تھی۔ اور آپؐ کی ذات واحد ہی تھی۔ جس نے کہ کسی قسم کی کم حوصلگی اور کمزوری اس معرکہ رزمگاہ میں نہ دکھائی۔ براءؓ سے جنہوں نے جنگ حنین میں حصہ لیا۔ جب پوچھا گیا کہ آپ نے اس جنگ میں نبی کریم صلعم کا ساتھ چھوڑ دیا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہ ہاں لیکن میں اس امر واقعہ کی شہادت دیتا ہوں۔ کہ اس میدان کارزار میں فقط نبی کریم صلعم کی ذات ہی کوہ استقلال کی طرح جمی رہی۔ اور کہ جو ایک اینچ بھر بھی اپنی جگہ سے ادھر اُدھر نہ ہوئی۔ اور جب جنگ انتہا درجہ کی شدید تھی۔ تو ہم نے آپؐ کی آڑ میں ہی پناہ ڈھونڈھی۔ اور ہم میں سب سے دلیر اور بہادر وہی شخص ہوتا تھا۔ جو آپؐ کے ساتھ کھڑا رہ سکتا تھا +

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو آپ کے ہفت سالہ خادم تھے

بیان فرماتے ہیں - کہ آپؐ اشجع النّاس یعنی انتہا درجہ کے بہادر تھے - ایک دفعہ یکا یک افواہ گرم ہو گئی - کہ دشمن ابواب مدینہ تک چڑھ آیا ہے تو اس پر اہل مدینہ دشمن کے مقابلہ کی تیاریاں کرنے لگے - لیکن سب آدمیوں سے پہلے تنہا جو دشمن کے مقابلہ کے لئے نکلا - وہ آپؐ کی شجاع ذات ہی تھی - برہنہ پشت گھوڑے پر سوار ہو کر خطرات کے تمام مقامات کا معائنہ کیا - اور واپسی پر اہل مدینہ کو آن کر آپؐ نے تسلّی کے طور پر فرمایا - کہ ڈرنے اور گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے +

ابن حنبل اپنی مشہور و معروف و مستند کتاب مسند میں بیان فرماتے ہیں - کہ غزوہ بدر میں جبکہ دشمن کی مُسلّح فوج مسلمانوں کی قلیل فوج کے سامنے جو تین صد سے کچھ زیادہ تھی صف آرا ہو کر اکڑ اکڑ چلنے لگی - تو مٹھی بھر مسلمانوں کے دل مرعوب ہو گئے - اور اس وقت نبی کریم صلعم کی ہی ذات واحد تھی - جو ان کی تقویت کا موجب تھی - مسلمانوں کی معمولی حیثیت کی مسلح فوج دشمن کی زبردست طاقت کو دیکھ کر جو ان سے تعداد میں سات سو زیادہ تھی ہیبت زدہ ہو گئی - اور وہ سب کے سب روحانی و ذہنی تسکین و پناہ ڈھونڈھنے کے لئے نبی کریم صلعم کی خدمت میں حاضر ہوئے - لیکن نبی کریم صلعم اس وقت کوہ استقلال کی مانند تھے - اور آپؐ کے پائے ثبات میں ذرا بھی تزلزل نہ تھا +

مذہب محبّت

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

اسمیں فاضل مصنف نے براہین قاطع کے ساتھ یہ ثابت کیا ہی - کہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے جو زمین پر صلح - امن - آشتی - محبت - پیار - یکجہتی - کامیابی کے قائم کرسکتا ہے - قیمت صرف ۷ ر

المشتہر - مینجر مسلم بک سوسائٹی - عزیز منزل لاہور (پنجاب)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برادرانِ اسلام! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

اس سے پیشتر برادرانِ ملت نے مسلم مشن ووکنگ (انگلستان) کی آمد و خرچ از جنوری ۱۹۲۴ء لغایت اپریل ۱۹۲۵ء کا حساب رسالہ جولائی ۱۹۲۵ء میں ملاحظہ فرما لیا ہوگا جس سے سرپرستان و مربیان مشن پر مشن کی مالی حالت واضح ہوگئی ہوگی۔ ذیل میں ۱۹۲۳ء کا مکمل حساب آمد و خرچ درج کیا جاتا ہے۔ سال ۱۹۲۳ء میں کوئی اڑھائی صد پونڈ کے قریب بعد از اخراجات بچ گیا ہے۔ اسکی وجہ صرف یہی ہے۔ کہ عملہ و دیگر اخراجات میں نہایت کفایت شعاری سے کام لیا گیا +

آیندہ ماہ سے یہ التزام کیا گیا ہے کہ دفتر مشن ووکنگ لاہور (ہندوستان) کی طرح دفتر مشن ووکنگ (انگلستان) کے حساب آمد و خرچ کا گوشوارہ بھی ہر ماہ اشاعت اسلام کے صفحات میں شائع کر دیا جائے۔ تاکہ سالانہ حسابات کے شائع کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ چنانچہ اسی رسالہ میں مئی ۱۹۲۵ء لغایت جولائی ۱۹۲۵ء کا حساب ووکنگ انگلستان شائع کر دیا گیا ہے +

اللہ تعالیٰ سرپرستانِ مشن و معزز معطی صاحبان کو اس خدمت اسلامی میں حصہ لینے کا اجر جزیل عطا فرمائے۔ اور اس کارِ خیر میں بیش از بیش حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خادم۔ سکرٹری مسلم مشن ووکنگ

عزیز منزل۔ لاہور
مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء

گوشوارہ آمد و خرچ دفتر مسلم مشن ووکنگ (انگلستان) بابت سال ۱۹۲۳ء از جنوری ۱۹۲۳ء لغایت دسمبر ۱۹۲۳ء

تفصیل آمد	نمبر ضمنی	رقم آمد: پنس	رقم آمد: شلنگ	رقم آمد: پونڈ	تفصیل خرچ	نمبر ضمنی	رقم خرچ: پنس	رقم خرچ: شلنگ	رقم خرچ: پونڈ
امداد عامہ مشن	ع۱	۳	۷	۱۱۵۲	عملہ مشن	ع۴	۰	۰	۲۹۳
امداد مشن از والیان ریاست	ع۲	۵	۸	۴۱۲	سائر مشن	ع۵	۶ ½	۷	۷۶۲
فروخت اسلامک ریویو		۶ ½	۳	۱۹۰	عملہ اسلامک ریویو و کتب خانہ	ع۶	۰	۰	۲۲۸
امداد اسلامک ریویو		۷	۹	۴۶	سائر اسلامک ریویو	ع۷	۱۰ ½	۱۱	۶۴۲
امداد اسلامک ریویو از والیان ریاست و دیگر مقامات	ع۳	۲	۶	۵۳۶	سائر کتب خانہ	ع۸	۹ ½	۸	۴۱۵
فروخت کتب		۳ ½	۱۴	۳۷۲	عملہ لندن مسلم ہوس		۲	۱۵	۲۴
					سائر لندن مسلم ہوس	ع۹	۱	۱۰	۹۵

نقشہ نمبر (۱) امداد عامہ مشن در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
۱ ـ ڈرافٹ از دفتر مسلم مشن ووکنگ لاہور ...			
۲ ـ از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ...	.	.	۵۰۸
۳ ـ واپسی پیشگی ...	.	۸	۵۲
۴ ـ Deposits Refundable ...	۱۰	۵	۳۳۳
۵ ـ ڈرافٹ از پرنس نوسن کبیر و مصر معرفت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب ...	.	.	۱۰۰
۶ ـ عام اعانت مشن در انگلستان ...	۵	۱۳	۱۱۵
کل میزان	۳	۷	۱۱۵۲

نقشہ نمبر ۲ امداد مشن از والیان ریاست

۱ ـ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال ششماہی اول پنس ـ شلنگ ۱۳ ـ پونڈ ۱۰۲ نصف کیلئے دیکھو آمد اسلامک ریویو

۲ ״ ״ ״ ششماہی دوم ۴ ـ ۱۹ ـ ۹۹ ״ ״ ״

۳ ـ عالیجناب حضور نواب صاحب بہادر بہاولپور .. ۴ ـ ۱۵ ـ ۲۰۹

کل میزان ۵ ـ ۸ ـ ۴۱۲

نقشہ نمبر (۳) امداد اسلامک ریویو از والیان ریاست یا دیگر مقامات

	پنس	شلنگ	پونڈ
۱ ـ ڈرافٹ از دفتر اسلامک ریویو لاہور	۱۰	۶	۲۵۹
۲ ـ از جاوا	.	.	۷۵
۳ ـ علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال ششماہی اول (نصف کے لئے دیکھو آمد مشن نقشہ نمبر ۲ صفحہ ہذا)	.	.	۱۰۲
۴ ـ ״ ״ ششماہی دوم ״ ״	۴	۱۹	۹۹
میزان کل	۲	۶	۵۳۶

نقشہ نمبر (۴) عملہ مسلم مشن ووکنگ (انگلستان)

اس سال سنہ ۱۹۲۳ء میں عملہ مشن پر ۲۹۳ پونڈ صرف ہوئے عملہ سٹاف اعلے و ادنے ملازم خادمہ وغیرہ پر مشتمل تھا +

سکرٹری

نقشہ نمبر (۵) سائر خرچ مسلم مشن ووکنگ (انگلستان)

مد	پنس	شلنگ	پونڈ
۱ - محصول ڈاک	۲½	۱	۱۱
۲ - سیزن ٹکٹ	۳	۱۸	۱۰
۳ - سفر خرچ	۱۰½	۹	۵۳
۴ - تاریں	۱۰½	۱۳	۲
۵ - ٹیلیفون	۱۱	۱۲	۳
۶ - لانڈری (ڈھلائی)	۱	۱	۳
۷ - دعوتین اتوار وجمعہ	۳½	۹	۲
۸ - فرنیچر	۶	۰	۹
۹ - کرایہ پانی	۹	۷	۸
۱۰ - سٹیشنری پرنٹنگ	۰	۱۰	۷
۱۱ - سٹیشنری	۱۱½	۱۰	۹
۱۲ - تالیف قلوب	۰	۹	۴
۱۳ - کوئلہ	۵	۱۴	۵۵
۱۴ - ایسٹ ہوم	۲	۰	۱۷
۱۵ - باغبان واشیاء باغبان	۱	۱۹	۱۵
۱۶ - مرمت مکان	۰	۱۹	۶
۱۷ - عیدین وکرایہ اسباب عیدین خرید فرنیچر	۵	۱۳	۷۶
۱۸ - اخبارات	۸	۹	۳
۱۹ - سفر خرچ جہاز خلیفہ عبدالحق محرر واپسی از مسجد ووکنگ (نصف)	۱۰	۱۱	۲۹
۲۰ - گیس	۵	۹	۵
۲۱ - سفر خرچ بجانب مصر وملک عرب حضرت خواجہ صاحب بمع مفتی (فٹ نوٹ الف)	۰	۰	۲۲۰
۲۲ - بجلی	۰	۸	۲
۲۳ - جناب ملنگ احمد بادشاہ صاحب مدراس (ب)	۰	۰	۵۰
۲۴ - واپسی شیخ محمد یوسف صاحب جو غلطی سے مشن کی آمد میں جمع ہوئے	۱۱	۵	۱۰۴
۲۵ - قرضہ سابقہ	۱۱	۱۱	۴۸
کل میزان	۶½	۷	۷۶۲

(الف) تفصیل اخراجات سفر مصر وواپسی خواجہ صاحب بہ ہندوستان در ماہ اکتوبر سنہ ۱۹۲۳ء

سفر مصر میں خواجہ صاحب کے ہمراہ لارڈ ہیڈلے تھے جنہوں نے (ماسوائے بعض اخراجات متفرقہ) اپنا خرچ کرایہ وغیرہ خود ادا کیا۔ خواجہ صاحب کے ہمراہ مفتی عبدالمجیب صاحب عرب بطور ترجمان گئے۔ یہ سفر چار ماہ کا تھا۔ جس میں سیر ہالنیڈ مصر کچھ ماہ جولائی میں قریباً دو ہفتہ تھی۔ اور پھر قریباً دو ماہ بماہ اگست وستمبر واکتوبر خواجہ صاحب وعرب صاحب اسکندریہ وقاہرہ میں بغرض تحقیق متعلق تصنیف کتاب ینابیع المسیحیت رہے۔ چنانچہ انگریزی کتاب مصر میں ہی لکھی گئی۔ نقد رقم جو خواجہ صاحب ہمراہ لے گئے وہ یکصد (مالعہ) پونڈ تھی۔ اور پھر تیس پونڈ انکو بذریعہ تار بھیجے گئے۔ کل ۲۲۰ پونڈ جس کی تفصیل حضرت خواجہ صاحب نے حسب ذیل دی ہے۔

دستخط خواجہ نذیر احمد قائمقام امام مسجد

تفصیل	پنس – شلنگ – پونڈ
کرایہ جہاز عرب صاحب از لندن تا پورٹ سعید مع اخراجات متفرقہ در جہاز	۲۵
اخراجات درراہ بمقام جبل الطارق ومارسیلز واخراجات تار ہائے پیسلگی بہ اہل قاہرہ وپورٹ سعید بجواب تار ہا وانعام ملازمان جہاز	۵ — ۱ — ۰۰
اخراجات عامہ از جیب خود در قیام پورٹ سعید۔ قاہرہ واسکندریہ (اخراجات ہائلنڈ وقیام وریلوے در مصر کل اہل مصر نے دیا)	۶ — ۱۰ — ۰۰
تنخواہ عرب صاحب بہ ماہ جون۔ جولائی۔ اگست۔ ستمبر سنہ ۱۹۲۳ء	۴۰ — — —
کرایہ جہاز در ریلوے بغرض واپسی عرب صاحب از قاہرہ تا لندن ونقد بغرض اخراجات درراہ پورٹ سعید جہاز	۴۸ — — ۰
متفرق اخراجات قیام دوماہ در مصر (اسکندریہ وقاہرہ) بغرض تصنیف ینابیع المسیحیت مشتمل بہ کرایہ آمد ورفت ریلوے وموٹر وغیرہ وعزو وحق الخدمت دو کلارک	۱۵ — ۰۰ ۰
کرایہ ریلوے از قاہرہ تا پورٹ سعید برواپسی خواجہ صاحب وخرچ در پورٹ سعید در ہوٹل دو یوم ودیگر اخراجات متفرقہ	۵ — ۰ —
کرایہ جہاز از پورٹ سعید تا بمبئی وا اخراجات جہاز وانعام ملازمان	۴۴ — ۰ —
اخراجات قیام بمبئی وکرایہ از بمبئی تا لاہور	۶ — ۱۰ — ۰
قرضہ بنام لارڈ ہیڈلے جو واپسی پر انہیں دیا۔ انہیں ... پونڈ واپس ہو گئے	۳۰ — ۱۰ — ۰
واپسی رقم جو خواجہ صاحب نے کی	۱۴ — ۰ —
	۲۲۰ — ۰ —

(ب) جناب ملنگ احمد بادشاہ صاحب مدراس نے کچھ رقم جناب اودھ شاہ صاحب سابق مبلغ ووکنگ کی مدراس سے روانگی پر خرچ کی تھا جس رقم کی ادائیگی کا کچھ حصہ دفتر ووکنگ انگلستان نے براہ راست بصورت ... ادا کیا۔

سکرٹری

نقشہ نمبر ۶ عملہ اسلامک ریویو و کتب خانہ در انگلستان

۲۲۸ پونڈ اس عملہ پر صرف ہوا جو ایڈیٹر مینیجر سیکرٹری عملہ اعلیٰ و ادنیٰ پر مشتمل تھا۔ سکرٹری

نقشہ نمبر ۷ سائر اسلامک ریویو در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ		پنس	شلنگ	پونڈ
۱۔ محصول ڈاک	۱½	۹	۱۱۹	۷۔ طباعت ریویو	۰	۰	۳۰۰
۲۔ سٹیشنری	۹½	۱۸	۶	۸۔ بلاک	۰	۱۴	۳
۳۔ ٹیلیفون	۳	۴	۵	۹۔ کاغذ	۰	۰	۸۰
۴۔ کوئلہ ..	۹	۷	۴	۱۰۔ مشترکہ اخراجات کتب خانہ و ریویو	۰	۸	۵۶
۵۔ کرایہ خلیفہ عبدالحق محرر از مسجد ووکنگ (نصف)	۲	۹	۲۸	۱۱۔ متفرق	۹½	۹	۲۶
۶۔ خرید ٹائپ مشین	-	۱۱	۱۱	میزان	۱۰½	۱۱	۶۴۲

نقشہ نمبر ۸ سائر کتب خانہ در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ		پنس	شلنگ	پونڈ
۱۔ محصول ڈاک	۲½	۰	۱۶	۶۔ مشترکہ اخراجات اسلامک ریویو و کتب خانہ	۵	۸	۵۶
۲۔ خرید کتب	۵½	۲	۵۸				
۳۔ سٹیشنری	۲	۰	۱	۷۔ طباعت کتب در جرمنی	۱	۱۳	۱۹۲
۴۔ تاریں	۶	۱	۵	۸۔ متفرق ..	۹	۱۲	۴
۵۔ اخراجات قرآن کریم انگریزی	۲½	۱۰	۸۶	کل میزان	۹½	۸	۴۱۵

نقشہ نمبر ۹ سائر لندن مسلم ہاؤس در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
۱۔ دھلائی	۳	۱	-
۲۔ صفائی مکان	-	۷	۹
۳۔ بجلی	-	۹	۲
۴۔ سٹیشنری	۱۱	۳	-
۵۔ فرنیچر	۵	۷	۲۰
۶۔ گیس	۴	۸	۳
۷۔ پانی	۳	۲	۳
۸۔ دعوتیں	۷	۳	۳۶
۹۔ کوئلہ		۱۸	۰
۱۰۔ متفرق	۳	۹	۱۹

اعلان ضروری

مندرجہ بالا صفحات میں حسابات دفتر مسلم مشن ووکنگ انگلستان بابت سال ۱۹۲۳ء از جنوری ۱۹۲۳ء لغایت دسمبر ۱۹۲۳ء مشتہر کیا گیا ہے۔ جنوری ۱۹۲۴ء لغایت اپریل ۱۹۲۵ء کا حساب رسالہ اشاعت اسلام بابت ماہ جولائی ۱۹۲۵ء کے صفحات ۳۳۵ لغایت ۳۴۸ میں مشتہر کیا جا چکا ہے ذیل میں حساب ووکنگ انگلستان مئی ۱۹۲۵ء لغایت جولائی ۱۹۲۵ء شائع کیا جاتا ہے آیندہ انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح دفتر لاہور (ہندوستان) کا حساب ماہ بماہ شائع ہو جاتا ہے۔ اسیطرح دفتر ووکنگ (انگلستان) کا حساب ماہ بماہ شائع ہو جایا کرے گا +

عزیز منزل — لاہور
مورخہ ۳۱ - اکتوبر ۱۹۲۵ء

خادم - سکرٹری مسلم مشن ووکنگ

گوشوارہ آمد و خرچ مسلم مشن ووکنگ انگلستان ماہ مئی ۱۹۲۵ء لغایت جولائی ۱۹۲۵ء

تفصیل آمد	نمبر نقشہ	رقم آمد: پنس	رقم آمد: شلنگ	رقم آمد: پونڈ	تفصیل خرچ	نمبر نقشہ	رقم خرچ: پنس	رقم خرچ: شلنگ	رقم خرچ: پونڈ
۱- امداد مشن	۱	۱½	۱۸	۲۱۰	عملہ اسلامک ریویو و مشن	۴	۶	۶	۲۰۵
۲- فروخت اسلامک ریویو و امداد ریویو	۲	۰	۴	۸۶	سائر مشن	۵	۶	۱۹	۲۰۶
۳- کتب خانہ	۳	۱۱½	۵	۱۲۳	سائر اسلامک ریویو و کتب	۶	۶	۴	۲۲۵
۴- فروخت قرآن کریم		-	۱۲	۳۷	لندن مسلم ہوس	۷	۹	۶	۲۳
میزان		۱	۰	۴۵۸	میزان		۳	۱۷	۶۶۰

نقشہ نمبر (۱) امداد مشن

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
۱- امداد عامہ مشن	۲½	۱۲	۲۸
۲- از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب امام مسجد ووکنگ	۰	۰	۱۴
۳- عالیجناب سرکار منگرول (کاٹھیاواڑ)	۱	۵	۲۲
۴- عالیجناب سرکار ریاست رامپور یوپی (الصفت)	۱	۹	۴۴
۵- عالیجناب حضرت ابو محمد طاہر سیف الدین صاحب مدظلہ بمبئی	۸	۱۱	۱۰۱
کل میزان	۱½	۱۸	۲۱۰

نقشہ نمبر (۲) فروخت اسلامک ریویو و امداد

تفصیل	پنس	شلنگ	پونڈ
۱- فروخت ریویو	۸	۴	۳۷
۲- عالیجناب سرکار ریاست رامپور یوپی (الصفت)	۰	۹	۴۴
۳- انتقال رقوم متفرق	۴	۱۰	۴
کل میزان	۰	۴	۸۶

نقشہ نمبر (۳) فروخت و امداد کتب

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) فروخت کتب ..	½۱	۱۷	۴۸
(۲) دریافت از حضرت خواجہ کمال الدین صاحب برائے کتب	۰	۸	۳۷
(۳) از عالیجناب عماد الملک صاحب بہادر حیدر آباد دکن برائے کتاب اسلام و زرتشتی مذہب بزبان انگریزی	۱۰	۰	۳۷
کل میزان	½۱۱	۵	۱۲۳

نقشہ نمبر ۴ تفصیل عملہ اسلامک ریویو و مشن در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) سیکرٹری	۰	۰	۳۸
(۲) مینیجر	۰	۰	۲۴
(۳) محرر اول	۰	۰	۱۲
(۴) محرر دوم	۰	۰	۱۲
(۵) انچارج	۰	۰	۲۴
(۶) یوہرہ مشنری	۰	۰	۳۳
(۷) مینگرول مشنری			۱۲
(۸) مفتی	۰	۱۰	۱۱
(۹) باورچی	۷	۶	۱۲
(۱۰) خادمہ	۴	۵	۱۳
(۱۱) باغبان	۷	۴	۱۳
میزان کل	۶	۶	۲۰۵

نقشہ نمبر (۵) سائر مسلم مشن ووکنگ در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) سٹیشنری	½۳	۱۷	۰
(۲) محصول ڈاک	۰	۰	۱۱
(۳) تالیف قلوب	۲	۱۸	۱
(۴) مرمت مکان و اسباب	½۹	۱۶	۸
(۵) روشنی و پانی	۰	۱۴	۳
(۶) سفر خرچ	۴	۸	۳۰
(۷) پیشگی	۹	۱۰	۲۳
(۸) تاریں و ٹیلیفون	۲	۱۴	-
(۹) متفرق *	-	-	۱۲۷
کل میزان	۶	۱۹	۲۰۶

* اس کی تفصیل اسی رسالہ میں کسی دوسری جگہ اس صفحہ اور نقشہ کا حوالہ دیکر شائع کی گئی ہے ۔ سیکرٹری

نقشہ نمبر (۶) سائر اسلامک ریویو و کتب

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) سٹیشنری	۴	۱۷	-
(۲) تاریں	۲	۱۴	-
(۳) محصول ڈاک اسلامک ریویو	۵	۱۲	۲۹
(۴) محصول ڈاک کتب	۱۱	۱۹	۱۰
(۵) کاغذ ریویو	-	۱	۱۱
(۶) طباعت ریویو	۱	۵	۱۵۷
(۷) قرآن	۲	۰	۸
(۸) متفرق	۵	۱۴	۶
کل میزان	۶	۴	۲۲۵

نقشہ نمبر (۷) لندن مسلم ہوس

	پنس	شلنگ	پونڈ
(۱) روشنی پانی وگیس	۴	۴	۵
(۲) دعوتیں	۵	۲	۱۳
(۳) اسباب و مرمت	۰	۰	۵

گوشوارہ آمد و خرچ ووکنگ مسلم مشن و اسلامک ریویو و بشیر فنڈ و تبلیغ اسلام ریزرو فنڈ
دفتر ہندوستان بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء

تفصیل آمد	نمبر	رقم آمد ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ	تفصیل خرچ	نمبر	رقم خرچ ہندوستان پائی	آنہ	روپیہ
آمد مشن	ک/۱	۹	۹	۷۰۰	خرچ مسلم مشن ووکنگ و اسلامک ریویو و بشیر فنڈ در ہند	ک	-	۱۰	۱۵۶۷
آمد اسلامک ریویو	ک/۲	-	۱۵	۶۰۵					
آمد ریزرو فنڈ تبلیغ اسلام	ک/۳	-	-	۱۵					
کل میزان		۹	۸	۱۳۲۱	میزان		-	۱۰	۱۵۶۷

دستخط۔ ڈاکٹر غلام محمد آنریری فنانشل سکرٹری مسلم مشن ووکنگ۔ عزیز منزل لاہور

نقشہ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۵ء

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
جناب ایم محمد شفیع صاحب حیدرآباد دکن	-	-	۵
" مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلی	-	-	۵
" خواجہ عبدالغنی صاحب عزیز منزل لاہور بابت قیمت کھال	-	-	۱
" مستری محمد عیسیٰ صاحب لاہور	-	-	۲
" تاج الدین صاحب ٹنڈی وتم	-	-	۵
" مشتاق احمد صاحب بھوپال	-	-	۱۵
" منہاج الدین صاحب بھٹنڈا	-	-	۵
" خان بہادر نواب مولا بخش صاحب بہادر بہاولپور	-	-	۱۰۰
بقایا واپسی پیشگی حضرت خواجہ صاحب از رقم دو صد جو سفر خرچ بمبئی کیلئے لے گئے ...	۹	-	۶۵
جناب عبدالخالق صاحب بنگال	-	-	۷
" خان فضل کریم خاں صاحب پشاور ...	-	-	۳
" عبدالعظیم صاحب انجن گاؤں	-	-	۱
" طاہر الدین احمد صاحب میمن سنگھ بنگال	-	-	۲
" امیر علی صاحب بحر کنڈا ...	-	۱۱	۲
" فضل الدین احمد صاحب بھوپال	-	-	۵
" امیر حسین صاحب کاکوری لکھنؤ	-	-	۱
" شیخ خدا بخش صاحب وکیل پشاور	-	-	۱۰
" محمد صدیق صاحب سکھا نگڑہ	-	۴	۲

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
بقایا واپسی پیشگی از جناب خواجہ نذیر احمد صاحب از رقم ۱۵۰ روپے جو سفر ڈلہوزی کیلئے لیگئے	-	۱۴	۴۰
جناب محمد شریف خان صاحب ساہیوال بابت تعمیر مسجد ولندن ...	-	-	۵
" امیر علی صاحب تعمیر مسجد ولندن ...	-	-	۵
" از اسٹاف پوسٹل آڈٹ آفس ...	-	۱۲	۶
" بابو منہاج الدین صاحب بھٹنڈا ...	-	-	۵
" فتح محمد صاحب راجبندری ...	-	-	۵
واپسی امپرسٹ افسر صیغہ ...	۳	۱	۴۸
جناب عبدالمعبود صاحب نینی تال	-	-	۲
واپسی امپرسٹ افسر صیغہ از سالانہ امپرسٹ	۹	۱۴	۲۵۱
مسٹر ایم۔ ایم خاں صاحب اوکاڑہ ...	-	-	۶۰
جناب عبدالعظیم صاحب انجن گاؤں	-	-	۱
" خدا بخش صاحب پشاور ...	-	-	۱۰
" مسیح الملک حکیم اجمل خاں صاحب دہلی	-	-	۵
" تاج الدین صاحب ٹنڈی وتم ...	-	-	۵
" قاضی خادم حسین صاحب بارہ بنکی ...	-	-	۳
" سید محمد اشرف صاحب کوہاٹ	-	-	۱۰
کل میزان	۹	۹	۷۰۰

نقشہ ۲ تفصیل آمد اسلامک ریویو لیٹریچر فنڈ در ہندوستان بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

	پائی	آنہ	روپیہ
حضور حاجی حمید اللہ خاں صاحب۔ بھوپال			۵۰
جناب مشتاق احمد صاحب	۰	۰	۱۰
″ محمد عبد اللہ صاحب سٹنگو برہما			۵
″ محمد ابراہیم صاحب ضلع چٹاگانگ بنگال			۲
″ قیمت ریویو	۰	۱۵	۵۳۸
کل میزان	۰	۱۵	۶۰۵

نقشہ ۳ تفصیل آمد ریزرو فنڈ تبلیغ اسلام بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

	پائی	آنہ	روپیہ
جناب مشتاق احمد صاحب بھوپال	۰	۰	۱۵
کل میزان	۰	۰	۱۵

نقشہ ۴ خرچ مسلم مشن و اسلامک ریویو لیٹریچر فنڈ در ہندوستان ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء

	پائی	آنہ	روپیہ
۷۴ الاؤنس ایڈیٹر ماہ اگست سنہ ۲۵ء	۰	۰	۳۰۰
۷۵ تنخواہ عملہ ہندوستان ″ ″	۰	۰	۲۲۵
۷۶ تنخواہ سفیر ″	۰	۰	۲۹
۷۷ خرچ متفرق	۰	۱۳	۸
۷۸ سیاہی ہینڈ ریس ۸ سٹینسل پیپر ۱۲/۸ ۔ اجرت طبع ایک کاپی حساب آمد و خرچ مشن در جولائی سنہ ۲۵ء ۱۲/- ۔ اجرت کتابت ″ ″ ″ ۱۲/۴ ۔ کتابت کارڈ عید الفطر ۔ لیوی ۲/- ۔ کاغذ ہینڈ ریس از کلکتہ ۔ سٹیشنری ۔ مترالی اپریل لغایت جولائی سنہ ۱۹۲۵ء چار ماہ ۔ کرایہ ٹانگہ بینک ۔ ریپیر اسلامک ریویو درم ۔ زیر حساب ووکنگ جو جولائی سنہ ۲۵ء میں شائع ہوا ۱۰/- ۔ کاغذ فلسکیپ ۵ ۔ ٹکٹ ما ۔ ۳/-	۳	۱	۱۹۸
۷۹ مترالی ماہ اگست ۸/- لیوی رنگ ۱/۰ ۔ تاریں دو ۔ ٹکٹ ۱۵/-	۶	۰	۲۳
۸۰ کرایہ دفتر ماہ جولائی و اگست سنہ ۲۵ء ۲۰/-			۲۰
۸۱ تاریں	۰	۴	۱۶
میزان	۹	۲	۸۲۰
۸۲ الاؤنس ایڈیٹر ماہ ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء	۰	۰	۳۰۰
۸۳ ″ عملہ ″	۰	۰	۲۸۸
۸۴ متفرق خرچ	۰	۴	۳
۸۵ کرایہ دفتر ستمبر سنہ ۱۹۲۵ء	۰	۰	۱۰
۸۶ ٹکٹ ۔ تار ووکنگ ۔ لیوی بلاٹنگ پیپر ۔ ۲ دستہ عدد ۱۲/-	۳	۱	۳۸
۸۷ بل خلیفہ عبد المجید صاحب سفیر لاہور سے براستہ راولپنڈی کشمیر۔ قلی لاہور کرایہ ٹانگہ ۱۰/- ۔ کرایہ ریل لاہور سے راولپنڈی انٹر ۔ قلی بہ اسٹیشن راولپنڈی ۲/- ۔ کرایہ موٹر ایک سیٹ کشمیر تک ۔ کرایہ واپسی راولپنڈی تک ایک سیٹ موٹر ۔ قلی پنڈی ۲/- ۔ پنڈی سے لاہور تک ٹکٹ انٹر ۔ قلی لاہور ۲/- ۔ کرایہ ٹانگہ ۸/- ۔ واپسی کشمیر سے لاہور ۱۲ یوم کا الاؤنس فی یوم بحساب ۱۲/- ۔ تار ۱۲/-	۰	۲	۶۸
۸۸ تنخواہ رجھپال ماہ اپریل و مئی بحساب بیس روپے	۰	۰	۴۰
میزان کل	۰	۱۰	۱۵۶۷

ینابیع المسیحیت

یہ فنڈ دسمبر ۱۹۲۳ء میں شروع ہؤا - اس فنڈ کیلئے دفتر سے مسلسل تحریک جاری رہی - اور مسلم احباب ہند نے وقتاً فوقتاً اس فنڈ کی آبیاری کی اور کل فراہم شدہ رقم ۰-۱۰-۹ ۵۴۹ روپیہ ہوئی جسمیں سے ۷ عدد ڈرافٹ وقتاً فوقتاً اس کتاب کے انگریزی ترجمہ و مفت تقسیم کیلئے دفتر ووکنگ انگلستان کو روانہ کئے گئے - ان سات عدد ڈرافٹ کی رقم ۳-۸-۵۰۱۷ روپیہ بنتی ہے - باقی ۹-۱-۳۲ روپیہ کی رقم اخراجات سفر خرچ و سٹیشنری محصولڈاک برائے تحریک و روانگی کتاب اردو پر مشتمل ہے - جس کی تفصیل گوشوارہ درج ہیں صفحہ ۵۴۹ پر درج ہے

بفضلہ تعالی انگریزی کتاب یورپ میں بہت ہی مقبول ہوئی ہے - اس کتاب پر یوروپین اخبارات کی ایک کثیر تعداد نے اچھے الفاظ میں تنقید کی ہے - حقیقتاً اس کتاب نے عیسائیت کو جڑوں سے کھوکھلا کر دیا ہے - اور بہت سے حق پسند و انصاف جو یوروپین طبائع کے ایمانیات میں تزلزل پیدا کر دیا ہے - درحقیقت اس کتاب نے یورپ میں کفر توڑ کا کام کیا ہے - جو بھی عیسائی اسے پڑھتا ہے وہ عیسائیت سے بیزار ہو جاتا ہے اور اس کا ایمان متزلزل ہو جاتا ہے - اس کا پہلا ایڈیشن بالکل ختم ہو گیا ہے - دوسرا ایڈیشن بہت جلد مطبع میں جانیوالا ہے - اور طبع ثانی کیلئے لاہور سے اس فنڈ کی آخری قسط ۲۴۹ روپیہ بذریعہ تار انگلستان روانہ کر دیگئی ہے - یہ کتاب جسقدر بھی یورپ میں مفت تقسیم ہوگی - اسی قدر لوگ اسلام کی طرف متوجہ ہونگے - اسلئے ہماری مسلم برادران وطن سے درخواست ہے کہ وہ اس کتاب کو اپنی طرف سے یوروپین حلقہ میں مفت تقسیم کرا کر داخل حسنات ہوں +

عزیز منزل - لاہور
مورخہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۲۵ء

خادم
سکرٹری مسلم مشن ووکنگ

گوشوارہ آمد کتاب ینابیع المسیحیت

از دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء لغایت ۳۱ اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

نمبر	تفصیل آمد	بروئے نقشہ	رقم آمد		
			پائی	آنہ	روپیہ
۱	آمد از ضلع پشاور معرفت حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام	تفصیل مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحات ۱۹۷-۱۹۸ و ۱۹۹ جلد ۱۰ نمبر ۵ نقشہ الف	۶	۵	۳۲۵۵
۲	آمد در جلسہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور ماہ دسمبر سال سنہ ۱۹۲۳ء	مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۱۹۹ جلد ۱۰ نمبر ۵ نقشہ ب	۰	۴	۱۵۸
۳	آمد بذریعہ منی آرڈر وی۔پی از ہندوستان ...	ایضاً نقشہ ج	۰	۰	۵۹۰
۴	دستی فروخت	۰ ۔	۰	۶	۱۳۲
۵	امداد از مسلم احباب در ہندوستان	مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۳۹۰ جلد ۱۰ نمبر ۹ نقشہ الف	۶	۱۰	۳۴۲
۶	جناب محمد مبین صاحب کلکتہ	بذریعہ بیمہ	۰	۰	۲۰۰
۷	جناب پروفیسر انعام اللہ صاحب علی گڑھ	دستی حضرت خواجہ صاحب	۔	۰	۱۵
۸	جناب عبدالرحمٰن صاحب شملہ ...	دستی	۰	۰	۶
۹	از انجمن رنگون معرفت ملا داؤد صاحب رنگون	بذریعہ چک	۰	۰	۷۵۰
	کل میزان		۰	۱۰	۵۵۴۹

گوشوارہ خرچ کتاب ینابیع المسیحیت

از دسمبر سنہ ۱۹۲۳ء لغایت ۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

نمبر	تفصیل اخراجات	بروئے نقشہ	رقم پائی	رقم آنہ	رقم روپیہ
۱	اخراجات سفر خرچ حضرت خواجہ صاحب در ضلع پشاور	تفصیل مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۲۰۰ جلد ۱۰ نمبر ۴ نقشہ د	۶	۷	۱۵۶
۲	ڈرافٹ نمبر (۱) برائے طبع انگریزی ینابیع المسیحیت جو ۱۳ مارچ سنہ ۱۹۲۴ء کو ووکنگ روانہ کیا گیا۔	۹/۱۳/۴ ... یہ رقم ووکنگ انگلستان کے حساب مارچ سنہ ۱۹۲۴ء آمدہ از ووکنگ میں درج ہے اور رسالہ اشاعت اسلام کے صفحہ ۳۳۵ جلد ۱۱ نمبر ۷ کے گوشوارہ حسابات ووکنگ میں مشتہر ہو چکی ہے۔			۱۵۰-
۳	متفرق اخراجات	مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۲۰۰ جلد ۱۰ نمبر ۴ نقشہ و	۰	۵	۱۰۱
۴	محصول ڈاک	تفصیل مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۳۹ جلد ۱۰ نمبر ۸	۰	۱۵	۵۹
۵	دیگر اخراجات متعلقہ طباعت انڈکس ینابیع	״ ״ ״	۰	۱۴	۲۶
۶	ڈرافٹ نمبر (۲) برائے طباعت انگریزی ینابیع المسیحیت نمبر ۶۲/۹۹۰	تفصیل پونڈ دیکھو حساب ووکنگ ... اپریل سنہ ۱۹۲۴ء لغایت جون سنہ ۱۹۲۴ء مشتہرہ رسالہ اشاعت اسلام صفحہ ۳۳۵ جلد ۱۱ نمبر ۷	۳	۸	۴۳۵
۷	پانچ عدد ڈرافٹ برائے طباعت ینابیع المسیحیت انگریزی	نقشہ نمبر الف تفصیل صفحہ ۵۴۸ رسالہ ہذا	۰	۰	۳۰۸۲
۸	تنخواہ محرر محمد امین قریشی	اس کتاب کی امداد کی تحریک کیلئے محرر کو ایکماہ رکھا گیا	۰	۰	۲۵
۹	قیمت رسالہ اشاعت اسلام لاہور	چارسدہ سے جو چندہ فراہم ہوا اسمیں سے بعض معطیان کے نام رسالہ اسلامک ریویو ... رہا اسلئے اس کا ... چندہ دفتر رسالہ اشاعت اسلام کو دیا گیا۔	۰	۸	۱۰۳
۱۰	محصول ڈاک	از ۱۰ ستمبر سنہ ۲۴ء لغایت اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء	۰	۰	۲۹
۱۱	سٹیشنری	״ ״ ״	۰	۱۰	۷
۱۲	متفرق ۱۳ اکتوبر سنہ ۲۴ء لغایت اخیر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء	نقشہ نمبر (ب) تفصیل صفحہ ۵۴۸ رسالہ ہذا	۳	۶	۲۲
		کل میزان	۰	۱۰	۵۴۹

کل رقم مرسلہ رقم ڈرافٹ — سکہ ہندی: ۵۰۱۷ روپیہ — ۸ آنہ — ۳ پائی — سکہ انگریزی: ۳۶۵ پونڈ — ۱۷ شلنگ — ۱۱ پنس

نقشہ (الف)

تفصیل ساتھ عدد ڈرافٹ جو ینابیع المسیحیت انگریزی کی طباعت کیلئے ووکنگ انگلستان بھیجے گئے

نمبر ڈرافٹ	سکہ ہندی	سکہ انگریزی	کس ماہ کے حساب میں ووکنگ انگلستان جمع ہوا۔	کس ماہ کے رسالہ اشاعت اسلام میں وہ حساب مشتہر ہوا +
۳-۴	روپیہ آنہ پائی ۵۸ ... } ۲۴۰ — ۰ — ۰	پونڈ شلنگ پنس ۳۴-۱۳-۹ } ۱۷-۱۶-۱۰ } ۵۱-۱-	اکتوبر سنہ ۱۹۲۴ء لغایت فروری سنہ ۱۹۲۵ء	مشتہرہ صفحہ ۳۴۲ جلد ۱۱ نمبر ۷
۵	۷۰۰ — ۰ — ۰	۵۲-۶-۴	مارچ سنہ ۱۹۲۵ء	مشتہرہ صفحہ ۳۴۲ جلد ۱۱ نمبر ۷
۶	۷۵۰ — ۰ — ۰	۵۶-۶-۱۱		
۷	۹۴۲ — ۰ — ۰	۷۱-۰-۴		
کل میزان	۳۰۸۲ — ۰ — ۰	۲۳۱-۴-۲		

اس سے پیشتر دو عدد ڈرافٹ روانہ کئے گئے۔ جن کی تفصیل ذیل میں درج ہے۔

ڈرافٹ نمبر		پنس	شلنگ	پونڈ
(۱)	۱۵۰۰ — ۰ — ۰	۹	۱۳	۱۰۴
(۲)	۴۳۵ — ۸ — ۳	۰	۰	۳۰
میزان	۱۹۳۵ — ۸ — ۳	۹	۱۳	۱۳۴

نقشہ (ب)

متفرق

	روپیہ	آنہ	پائی
ٹم ٹم ڈرافٹ نمبر ۳ و ۴	۰	۲	
ٹکٹ متفرق	۰	۰	۳
ٹکٹ نمبر ۵	۰	۱۰	۰
" " نمبر ۶	۰	۱۰	۰
" " نمبر ۷	۱	۰	۰
خرچہ تار ڈرافٹ نمبر ۷ ×	۲۰	۰	۰
کل میزان	۲۲	۶	۳

× نوٹ:— حضرت خواجہ صاحب نے ووکنگ سے تحریر فرمایا۔ کہ چونکہ سابقہ طبع شدہ کتاب انگریزی ینابیع المسیحیت بالکل ختم ہے اسلئے فنڈ کا کل روپیہ بہت جلد روانہ کیا جائے۔ اسکی تعمیل میں کل رقم بذریعہ تار ارسال کی گئی — سکرٹری

سلکِ مروارید

یہ ان بیش بہا زبردست معرکۃ الآرا لیکچروں کا مجموعہ ہے۔ جو حضرت خواجہ صاحب نے سنہ ۱۹۱۱ء سے لیکر ۱۹۲۲ء تک مذہبی کانفرنسوں میں مختلف مقامات دنیا میں انگریزی زبان میں دیئے۔ ان میں دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی حقانیت ثابت کرنے کیلئے مختلف مذاہب کے ماتحت "اسلام" لیکچر دیئے ہیں حضرت خواجہ صاحب کے تمام مذہبی لٹریچر کا نچوڑ ہے + قیمت بلاجلد ۱۲؍ مجلد ۱۴؍

درخواستیں بنام مینجر مسلم بک سوسائٹی لاہور آنی چاہئیں

فنڈ

امداد بغرض اشاعت ادبیات اسلامیہ فی بلاد الغربیہ

فنڈ عنوان بالا محتاج تعارف نہیں - اس فنڈ کی اہمیت ناظرین کرام پر اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء کے نمبر میں واضح ہو چکی ہے - یہ فنڈ عملی رنگ میں علمی - ذہنی - اخلاقی و روحانی جہاد کی حمایت میں ہے - ہم نے یورپ میں اس چیلنج کو جو عیسوی کیمپ سے نکلا قبول کر لیا ہے - اب ہم نے یوروپین دُنیا کو یہ دکھانا ہے - کہ قرآن حکیم ہر طرح سے علمی تنقید کے نیچے آسکتا ہے +

اس علمی جہاد میں ہمارے مشن کی طرف سے جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے تین کتب یکے بعد دیگرے انگریزی زبان میں شائع ہونگی - جو آج کل حضرت خواجہ کمال الدین صاحب امام مسجد ووکنگ (انگلستان) کے زیر تصنیف ہیں - اوّل - "اسوۂ انبیاءؑ" - دوم - ترجمہ احادیث نبوی سوم - اخلاق قرآنیہ مندرجہ بالا کتب کی تکمیل اخراجات کثیر چاہتی ہے - اسلئے برادران ملّت سے گذارش ہے - کہ تھوڑی تھوڑی امداد سے اس فنڈ کی آبیاری فرمائیں - اگر تین تین چار چار روپیہ سے بھی ہمیں مدد دیں - تو بہت کچھ ہو سکتا ہے - اور مندرجہ بالا کتب بہت جلد چھپ کر شائع ہو سکتی ہیں - یہ کتابیں علے العموم یورپ میں مفت تقسیم ہونگی - ان کتب کے شائع ہونے پر امید ہے - کہ پادر صاحبان کے کیمپ میں ایک کھلبلی پڑ جائیگی +

اس فنڈ میں ۔۔ ۸ ۔۔ ۴ ۔۔ ۳۹۴ روپیہ آج تک آمد ہوئی ہے - جو بصورت ڈرافٹ تبلیغی میدان میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں ووکنگ انگلستان میں ارسال کر دیئے گئے ہیں +

خادم - مسلم مشن ووکنگ

عزیز منزل - لاہور
۳۱ - اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

گوشوارۂ آمد و خرچ فنڈ امداد بغرض اشاعت ادبیات اسلامیہ فی بلاد الغربیہ

بابت ماہ ستمبر و اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

آمد در ہندوستان	پائی	آنہ	روپیہ
از مسلم برادران ہندوستان نقشہ نمبر (۱) *	۰	۸	۳۹۴
میزان	۰	۸	۳۹۴

* اسکی تفصیل نقشہ نمبر (۱) ذیل میں درج ہے

تفصیل اخراجات	پائی	آنہ	روپیہ
۱۔ ڈرافٹ نمبر ۳۱۴۰/۶۳ — ۳۰ پونڈ ۷ شلنگ	۰	۰	۵۱ ووکنگ روانہ کیا گیا
۲۔ بذریعہ چک نمبر ۱۴ عبد الحمید خان صاحب سرینگر ۳۔ بذریعہ چک نمبر ۱۶ — از پشاور انجمن احمدیہ	:	۱	۱
۴۔ ڈرافٹ نمبر ۲۲۲۴/۶۳ — ۵ — ۲۵ پونڈ ۱۳ شلنگ ۲ پنس	۰	۷	۳۴۲
کل میزان	۰	۸	۳۹۴

نقشہ نمبر (۱) آمد در ہندوستان از مسلم برادران وطن

اسمائے معطی صاحبان	پائی	آنہ	روپیہ
۱۔ جناب خواجہ محمد اسمعیل صاحب مراد آباد	۰	۰	۱۰
۲۔ " شیخ خالد یوسف صاحب سکندر آباد	۰	۰	۵
۳۔ " عبد الغنی راج نگر	۰	۰	۵
۴۔ معرفت جناب محبوب خان صاحب جوہری دھارواڑ بتفصیل ذیل:— جناب نیاز محبوب خان صاحب عہ جناب قطب الدین صاحب عہ چاند صاحب و چراغ علی صاحب عہ عبد الکریم صاحب عہ غوث میاں عہ — لدھو میاں — فقیر صاحب عہ سلطان صاحب ۸ — آدم صاحب عہ ملک صاحب عہ — داؤد صاحب ۸ محمد داد صاحب ۸ — امین صاحب عہ امام صاحب عہ کل ۳۱ فیس منی آرڈر ۸	۰	۰	۳۱
۵۔ جناب ایم یحییٰ حق صاحب کالی ہاتھی	۰	۰	۱۰
۶۔ " سید فضل الرحمان صاحب کانپور	۰	۰	۵
۷۔ " سید خورشید علی صاحب لکھنؤ	۰	۰	۵
۸۔ " غلام احمد صاحب نگلامی کولار گولڈ فیلڈ	۰	۰	۵
۹۔ " ایس فتح محمد صاحب راجندری	۰	۰	۳
۱۰۔ جناب نواب مولا بخش صاحب بہاولپور	۰	۰	۲۰
۱۱۔ مانگ یوسف رامری	۰	۰	۳
۱۲۔ ایس — آئے رحمان اکولہ	۰	۰	۵
۱۳۔ مکرم علی صاحب ڈیرہ گڑھ	۰	۸	۷
۱۴۔ جناب عبد المجید خان صاحب سرینگر (چک)	۰	۰	۱۵
۱۵۔ جناب عبد الواحد صاحب اجمیر	۰	۰	۳۰
۱۶۔ چک معرفت جناب دلاور شاہ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ اشاعت اسلام پشاور بتفصیل ذیل:— جناب مولوی غلام حسن صاحب عنہ جناب شیخ خدا بخش صاحب عہ جناب دلاور خان صاحب عہ — ملک مظفر خان صاحب عہ محمد شریف خان عہ — شیخ ہدایت اللہ صاحب عہ میاں بہاء الدین عہ — سید مدثر شاہ صاحب عہ مثال خان صاحب صہ — سیف الرحمان صہ شیخ فضل کریم صاحب صہ — میاں فضل خالق خان صہ مرزا سلطان احمد صہ — مرزا اشرف بیگ خان عہ ہارون رشید عہ — عبد الرحمان جان عہ — ربدویسیر عبد الرحیم صہ — میاں محمد مکی صاحب عہ میرام ڈی شاہ عہ — منشی احمد جان عہ	۰	۰	۱۰۰
۱۷۔ جناب ایم — اے جعفری الہ آباد	۰	۰	۱۰
۱۸۔ جناب عبد الرشید خان صاحب سورت	۰	۰	۱۰۰
۱۹۔ " ایس لال محمد صاحب امراوتی	۰	۰	۵
۲۰۔ " نور الحق صاحب ہزاری باغ	۰	۸	۲
۲۱۔ " اے — ایچ فاروقی رانی	۰	۰	۱۰
۲۲۔ جناب علی محمد صاحب گورداسپور	۰	۰	۵
۲۳۔ " عبد المعبود صاحب ڈیری	۰	۰	۲
کل میزان	۰	۰	۳۹۴

عزیز منزل لاہور
مورخہ ۳۱ — اکتوبر سنہ ۱۹۲۵ء

سکرٹری مسلم مشن ووکنگ

گوشوارۂ آمد و خرچ ووکنگ مُسلم مشن

دفتر ہندوستان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء

تفصیل آمد	نمبر نقشہ	رقم آمد ہندوستان — پائی	آنہ	روپیہ	تفصیل خرچ	نمبر نقشہ	رقم خرچ ہندوستان — پائی	آنہ	روپیہ
امداد مشن	نمبر ۱	۰	۱۰	۱۲۵	خرچ اسلامک ریویو و مسلم مشن ووکنگ	نمبر ۴	۸	۱۰	۴۵۱
آمد ریویو	نمبر ۲	۰	۱۳	۲۳۲					
ریزرو تبلیغ اسلام فنڈ	نمبر ۳	۰	۴	۱۳					
میزان آمد		۰	۱۱	۳۷۱	میزان		۸	۱۰	۴۵۱

دستخط ۔ ڈاکٹر غلام محمد آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور

نقشہ نمبر ۱ تفصیل آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء

نام	پائی	آنہ	روپیہ
جناب فضل الدین صاحب	۰	۰	۵
ر نواب الدین صاحب کشمیر	۰	۰	۶
ر غلام قدوس صاحب	۰	۰	۲
ر شیخ الدین صاحب رینسلی لکھنؤ	۰	۰	۱
ر امیر حسن صاحب کاکوری	۰	۰	۱
از اسٹاف پوسٹل آڈٹ آفس مدراس	۰	۱۰	۳
جناب عبدالسلام صاحب برہانپور	۰	۰	۵
جناب ایم غلام جیلانی صاحب میرٹھ	۰	۰	۱۰
ر عبدالمعبود صاحب بیلا تال	۰	۰	۱
ر سید سرمست حسین صاحب ٹمکور	۰	۸	۱
معرفت جناب عبداللہ خاں صاحب انجینیر کابل، افغانستان*		۸	۸۹
میزان	۰	۱۰	۱۲۵

(* ۸ روپیہ متعلق خرچہ بیمہ جناب مولوی غلام حسن صاحب پشاور نے وضع کر لئے ۔ کل رقم ۹۷ تھی)

نقشہ نمبر ۲ آمد اسلامک ریویو در ہندوستان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء

تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
معرفت تقسیم حضور حاجی محمد حمید اللہ خاں صاحب بہادر بھوپال	۰	۰	۵۰
قیمت اسلامک ریویو	۰	۱۳	۱۸۲
میزان	۰	۱۳	۲۳۲

نقشہ نمبر ۳ آمد تبلیغ اسلام فنڈ در ہندوستان بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء

تفصیل	پائی	آنہ	روپیہ
جناب حکیم صلاح الدین صاحب کاکوری	۰	۴	۱۳
میزان	۰	۴	۱۳

نقشہ نمبر ۴ تفصیل خرچ اسلامک ریویو و ووکنگ مشن بابت ماہ اکتوبر ۱۹۲۵ء در ہندوستان

بل نمبر ۱ پیشگی برائے امپیریسٹ ۔۔۔ ۳۰۰ — ۰ — ۰

فروخت قرآن کریم انگریزی جو کہ ووکنگ انگلستان میں فروخت ہوا ۔ اسکی قیمت دفتر ووکنگ انگلستان میں جمع ہوئی ۔ یہاں یہ رقم انگریزی قرآن کریم کی مد میں منتقل کی گئی ۔ یہ آمدنی مئی ۱۹۲۵ء تا نہایت جولائی ۱۹۲۵ء ہے ۔ جو کل ادا کی گئی ۔ اور آخیر جولائی ۔۔۔ ۸ — ۱۰ — ۴۵۱

مسجد ووکنگ (انگلستان)

میں

احادیثِ نبوی کا انگریزی ترجمہ

زیر اہتمام

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب امام شاہجہان مسجد ووکنگ (انگلستان)

جن تین کتب کی اشاعت کا اعلان گذشتہ نمبر میں "مسلم برادران کے غور کرنے کی ایک نہایت ہی اہم ضرورت" کے عنوان کے نیچے دیا گیا ہے۔ انہیں ایک کتاب "اسوۂ انبیاء" بفضلہ تعالی بالکل تیار ہو گئی ہے۔ جو بہت جلد ہندوستان پہنچ جائیگی۔ اسکے بعد احادیث نبوی کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے۔ یہیں پانصد مستند احادیث کا انگریزی ترجمہ ہو گا۔ اگر برادرانِ اسلام اس کارِ خیر میں امداد فرمائیں تو یہ ضروری کتاب بہت جلد شائع ہو سکتی ہے۔ ناظرین کرام میں سے اگر ہر ایک دردمند اسلام حضرت نبی کریم صلعم کی محبت میں عا کی قلیل رقم سے اس کارِ خیر میں حصہ لے۔ تو یہ عظیم الشان کتاب بہت جلد شائع ہو کر یورپ میں بہترین خدمت اسلام سرانجام دے سکتی ہے۔ غیر مسلم یورپین اخوان و خواتین کے کانوں تک اقوال ... کے پہنچانے والے خواہشمند مسلم بھائی اس اہم کام کی طرف اپنی توجہ مبذول فرما کر داخلِ حسنات ہوں۔ مسلمان بھائیوں کی قلیل توجہ سے اسوقت بکچھ کام یورپ میں ہو سکتا ہے

خادم

سکرٹری مسلم مشن ووکنگ۔ عزیز منزل لاہور (پنجاب)

ضروری نوٹ:۔ اس فنڈ میں جس قدر امداد فراہم ہوتی ہے ہر ماہ کے آخیر بصورتِ ڈرافٹ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمت میں ووکنگ (انگلستان) بھیجدی جاتی ہے۔ سکرٹری

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

اُمّ الالسنہ

معروف زندہ و کامل زبان

یہ کتاب بالکل جدید تصنیف ہے اور جدید مضمون پر لکھی گئی ہے۔ اپنی نوع کی یہ پہلی کتاب اردو انگریزی لٹریچر میں لکھی گئی ہے۔ اسمیں یہ دکھایا گیا ہے۔ کہ عربی الہامی زبان ہے۔ اور کل دنیا کی زبانیں اس سے نکلی ہیں۔ اور ابتدا میں سب ملکوں کے آباو اجداد عربی الاصل تھے۔ یہ کتاب دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ قیمت ۱۲/

مقصدِ مذہب

یہ وہ معرکۃ الآرا لیکچر ہے۔ جو حضرت خواجہ صاحب نے لاہور کی مذہبی کانفرنس میں پڑھا۔ اس کانفرنس میں عیسائی سناتنی۔ آریہ سماجی۔ برھمو سماجی اور بہت سے مذاہب کے نمایندوں نے اپنے اپنے لیکچر پڑھے۔ اس لیکچر کی خوبی پڑھنے سے عیاں ہوتی ہے۔ قیمت ۳/ +

مذہبِ محبّت

اس میں فاضل مُصنّف نے براہین قاطعہ کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے۔ کہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے۔ جو زمین پر صلح امن۔ آشتی۔ محبت۔ پیار۔ یکجہتی کامیابی کے ساتھ قائم کر سکتا ہے + قیمت صرف ۷/

مُطالعہ اسلام

مصنفہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مبلغ اسلام امام مسجد ووکنگ

اس کتاب میں اٰمنت باللہ وملٰئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاٰخر والقدر خیرہٖ وشرہٖ من اللہ تعالٰی والبعث بعد الموت کی نہایت فلسفیانہ اور محققانہ تفسیر کی گئی ہے۔ نیز پانچ ارکان اسلام۔ کلمۂ طیبہ۔ حج۔ روزہ۔ نماز زکوٰۃ پر فلسفیانہ روشنی ڈالی ہے + بلا جلد ۱۲/ مجلد عہ/

خطباتِ عربیہ

یہ وہ معرکۃ الآرا خطبے ہیں جو حضرت خواجہ صاحب نے اپنے قیام لندن میں ناآشنایان اسلام کو اسلام سے معرّف کرانے اور ان پر حقانیت اسلام متحقق کرانے کیلئے انگلستان کے مختلف مقامات پر انگریزی زبان میں دیئے۔ بعض احباب کی خواہش پر اردو میں ترجمہ کئے گئے ہیں۔ مکمل سٹ بلا جلد ۱۲/ مجلد عہ/

ذرّاتِ عالم کا مذہب

اس میں مصنف نے دکھایا ہے۔ کہ سائنس اور مذہب کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ روح کی پیدائش اور اس کے نقائص مسئلہ ارتقاے انسانی۔ کفارہ پر ایسی ہتک ہے۔ قیمت ۸/

یسُوع کی اُلوہیت اور اسکی انسانیت پر ایک نظر

فاضل مصنف نے الوہیت مسیح۔ کفارہ۔ معجزات مسیح۔ بدی کی حقیقت۔ الغرض وہ مسائل جو عیسائیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان سب کی براہین قاطعہ سے تردید کی ہے +

قیمت ۔۔۔ ۱۴/

ینابیعُ المسیحیّت

یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نئی ہے۔ اس میں دکھایا گیا ہے۔ کہ مروجہ اصول و حکایات مسیح کو جناب مسیح سے کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ مسیحی دین کی ہر ایک بات شروع پرستی اور مسیح سے قبل کی بت پرستی سے لی گئی ہے۔ اس کتاب کا ہر صفحہ نئے انکشافات اپنے اندر لئے ہوئے ہے منکشف شدہ حالات حیرت افزا اور سنسنی خیز ہیں۔ جن سے کروڑہا عیسائی بیخبر ہیں۔ اور جن کے پڑھنے سے وہ اپنے مسلمات پر قائم نہیں رہ سکتے +

قیمت بلا جلد عہ/ مجلد ۔۔۔ ۱۲عہ/

اسلام اور علوم جدید

اس میں فاضل مصنف نے واضح طور سے بیان کیا ہے کہ قرآن ہی ایک کتاب ہے جس نے لطیف حقائق اور باریک مسائل سمجھانے کیلئے صحیفۂ قدرت اور اسکے مظاہر کیطرف انسان کو متوجہ ...

قیمت

تصنیفات حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام و امام مسجد ووکنگ (انگلستان)

رازِ حیات یا انجیل عمل

اس کتاب میں فاضل مصنف نے یہ دکھایا ہے کہ مذہب کو روزانہ زندگی میں دخل ہے - ایمان کی ترقی بھی اعمال سے ہوتی ہے - قوت و دولت و حشمت جاہ و جلال مرفع الحالی کا راز قوت عمل میں ہی مضمر ہے - جس طرح کہ باغ کی تر و تازگی و نشو و نما پانی سے ہوتی ہے - اسی طرح زندگی کا راز قوت عمل میں پنہاں ہے - یہ کتاب تمام ہندوستان میں مقبول ہو گئی ہے - قیمت بے جلد ۵ر مجلد عہ

توحید فی الاسلام

فاضل مصنف نے اس کتاب میں ضروریات زمانہ کے مطابق مسلمانوں کے ہر شعبۂ زندگی پر روشنی ڈالی ہے - اسمیں بیان کیا گیا ہے - کہ روح توحید ہی تہذیب و تمدن کی جان ہے - اسی سے اخلاق فاضلہ کی آبیاری ہوتی ہے یہی علوم جدیدہ کی محرک حکمت و فضیلت کی مولد اور جمہوریت کی جان ہے - توحید سے ہی حقوق انسانی کی حفاظت ہوتی ہے - قیمت بلا جلد عہ مجلد عہ

ضرورتِ الہام

فی زمانہ تعلیمیافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود سے انکاری ہیں - اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے - اس کتاب میں سائنٹیفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتایا گیا ہے - کہ الہام کی انسان کو ضرورت ہے - اور الہامی مذہب آیا ہے - بلا جلد ۱۲ر مجلد عہ

سلکِ مروارید

یہ ان زبردست معرکۃ الآرا لیکچروں کا اردو مجموعہ ہے جو حضرت خواجہ صاحب نے ۱۹۱۱ء سے لیکر ۱۹۲۲ء تک مذہبی کانفرنسوں میں مختلف مقامات دنیا میں انگریزی زبان میں دیئے - انہیں دیگر مذاہب کے مقابل اسلام کی حقانیت کرنے کیلئے مختلف عنوانوں کے ماتحت اسلام پر لیکچر دیئے گئے ہیں - حضرت خواجہ صاحب کے تمام مذہبی لٹریچر کا نچوڑ ہے - بلا جلد ۸ر مجلد ۱۴ر

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں

اس کتاب میں فاضل مصنف نے عقلی و نقلی دلائل سے ثابت کیا ہے - کہ اسلام میں کوئی فرقہ نہیں اور تمام نہاد فرقوں کے اصول ایک ہیں فقط فروعی اختلافات آپس میں ہیں - اور تمام مسلمانوں کو یکجہتی سے کام کرنے کی تلقین کی ہے

قیمت ۱۲ر مجلد عہ

صلائے نصرت بہ اہل ہمت

یہ ایک فارسی نظم ہے جسمیں واقعات حاضرہ پر قرآنی آیات اور احادیث نبوی سے اشاعت اسلام کی اہمیت مسلمانوں پر واضح کی گئی ہے

قیمت بلا جلد ۴ر

مکالماتِ عالیہ

یعنی وہ گفتگوئیں یا بحثیں جو حضرت خواجہ صاحب اور دیگر مذاہب کے رہنمایان کے درمیان مختلف مقامات پر ہوئیں - اسمیں جمع کی گئی ہیں - یہ مکالمات مبلغین اسلام اور دیگر مسلم اصحاب جن کو مخالفین اسلام سے بحث کرنی پڑتی ہے ان کے لئے مفید ہیں

قیمت بے جلد ۱۳ر مجلد عہ

اسوۂ حسنہ

معروف بہ

زندہ و کامل نبی

قیمت ۸ر مجلد ۱۴ر

اسمیں آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل پیش کیا گیا ہے - یہ کتاب مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے - اس کو پڑھ کر ماننے کے سوا چارہ نہیں رہتا - کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں - اور اگر کوئی کامل نبی ہو سکتا ہے تو وہ آپ ہی کی ذات ہے - قیمت ۸ر مجلد ۱۴ر

براہینِ نیرہ

حصہ اول

معروف بہ

زندہ و کامل الہام

قیمت ۱۲ر مجلد عہ

اسمیں یہ دکھایا گیا ہے کہ قرآن ایک خاتم اور ناطق الہامی کتاب ہے جسمیں تہذیب و تمدن کے کل قوانین موجود ہیں - اس ضمن میں مصنف نے ایک حکیمانہ بحث میں موجودہ تہذیب پر تنقیدی نگاہ ڈالی ہے - کل مذاہب دیگر کے عقائد اور اصولوں پر نہایت منطقیانہ بحث کی ہے - قیمت ۱۲ر مجلد عہ

المشتہر - مینجر مسلم بک سوسائٹی - عزیز منزل لاہور (پنجاب)

سٹیم پریس یکی دروازہ ملت منشی محمد لشتی خان کے اہتمام سے چھپوا کر خواجہ عبدالغنی مینجر رسالہ اشاعت اسلام نے عزیز منزل لاہور سے شائع کیا